http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۲تا۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ مطابق ۳۱ دسمبر تا ۶ جنوری ۲۰۰۰ | شمارہ نمبر ۳۲

اسلام دشمن قوتیں اور اسلام

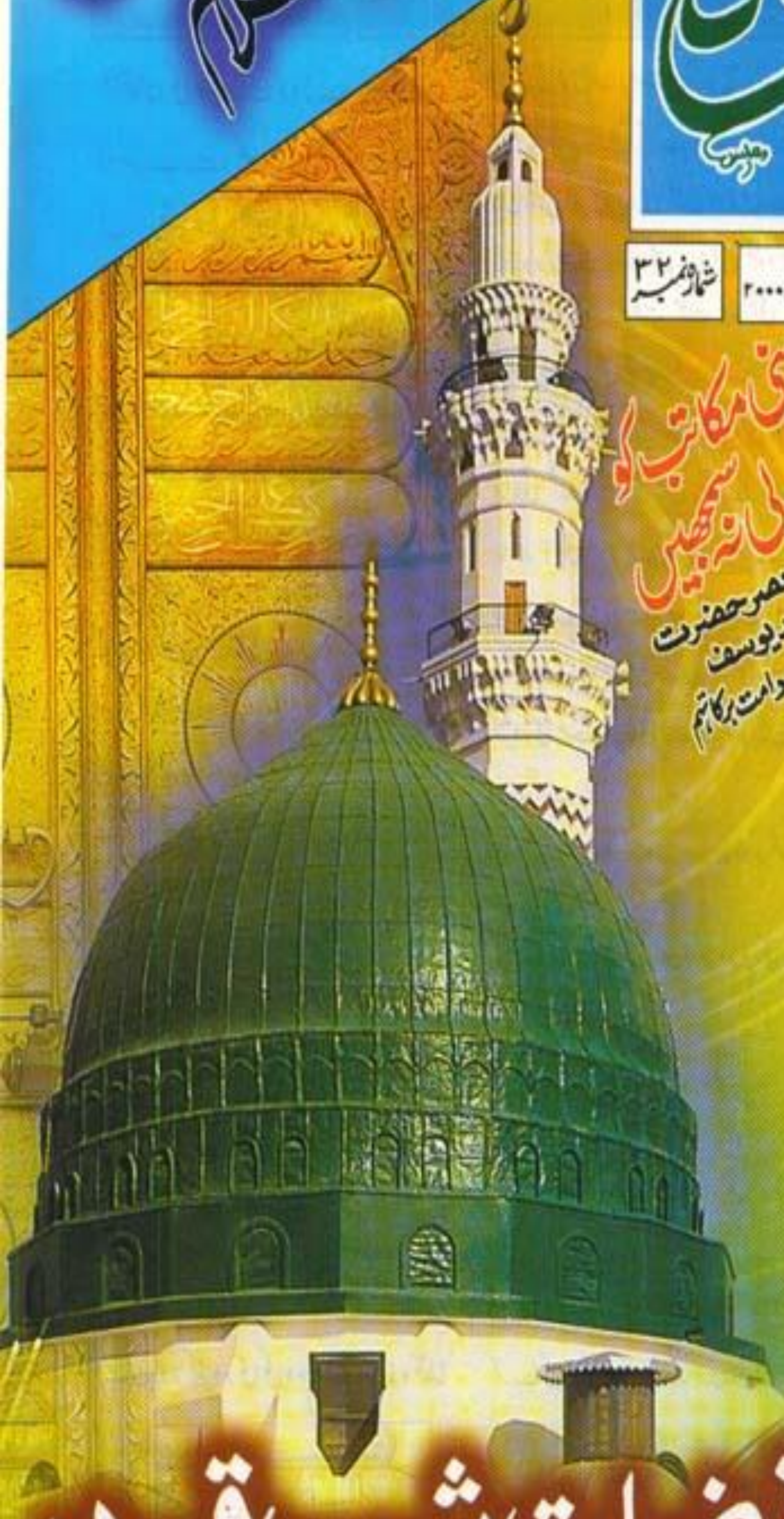

دینی مکاتب کو معمولی نہ سمجھیں
حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم

ختم نبوت انسانیت کے لئے باعث عزت و شرف

کفر جہاد سے کیوں کانپتا ہے؟

فضیلتِ شبِ قدر

قیمت: ۵ روپے

امتحان کی وجہ سے روزے چھوڑنا اور دوسرے سے رکھوانا۔

س..... اگر کوئی شخص طالب علم ہو اور وہ رمضان کی وجہ سے امتحان کی تیاری نہ کر سکتا ہو تو اس کے والدین' بہن بھائی اور دوست اسے ہدایت کریں کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس کے عوض تیس کے بجائے چالیس روزے کسی دوسرے سے رکھوا دیئے جائیں گے تو کیا ایسے طالب علم کو روزے چھوڑ دینے چاہئیں! کیا جو روزے اس کا عزیز اس کو رکھ دے گا وہ دربار خداوندی میں قبول ہو جائیں گے' اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج..... امتحان کے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں' اور ایک شخص کی جگہ دوسرے کا روزہ رکھنا درست نہیں۔ نماز اور روزہ دونوں خالص بدنی عبادتیں ہیں۔ ان میں دوسرے کی نیابت جائز نہیں۔ جس طرح ایک شخص کے کھانا کھانے سے دوسرے کا پیٹ نہیں بھرتا' اسی طرح ایک شخص کے نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے سے دوسرے کے ذمہ کا فرض ادا نہیں کرتا۔

امتحان اور کمزوری کی وجہ سے روزہ قضا کرنا گناہ ہے۔

س..... پچھلے دنوں میں نے انٹر سائنس کا امتحان دیا اور ان دنوں میں نے بہت محنت کی اس کے فوراً بعد رمضان شروع ہو گیا اب چند دنوں بعد پریکٹیکل ٹیسٹ شروع ہونے والے ہیں لیکن میری تیاری نہیں ہو رہی ہے کیونکہ روزہ رکھنے کے بعد مجھ پر ذہنی غنودگی چھائی رہتی ہے اور ہر وقت سخت نیند آتی ہے کچھ پڑھنا چاہوں بھی تو نیند کی وجہ سے ممکن نہیں ہوتا۔ اصل میں اب مجھ میں اتنی قوت اور توانائی نہیں ہے کہ میں روزے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر کچھ پڑھ سکوں۔ کیا اس حالت میں' میں روزہ رکھ سکتی ہوں؟ اگر روزہ رکھتی ہوں تو پڑھائی نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ کمزوری بہت ہو جاتی ہے اور مجھ میں توانائی بہت کم ہے۔

ج..... کیا پڑھائی روزے سے بڑھ کر فرض ہے؟

س..... کیا اس حالت میں (کمزوری کی حالت) مجھ پر روزہ فرض ہے؟

ج..... اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ فرض ہے۔

س..... اور اگر میں روزہ نہ رکھوں تو اس کا کفارہ کیا ادا کرنا ہو گا؟

ج..... قضا کا روزہ بھی رکھنا ہو گا اور روزہ قضا کرنے کی سزا بھی برداشت کرنی ہو گی۔

دودھ پلانے والی عورت کا روزہ کی قضا کرنا۔

س..... ایک ایسی ماں جس کا بچہ سوائے ماں کے دودھ کے کوئی غذا نہ کھا سکتا ہو اس کے لئے ماہ رمضان میں روزے رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ ماں کے روزے کی وجہ سے بچے کے لئے دودھ کی کمی ہو جاتی ہے اور وہ بھوکا رہتا ہے۔

ج..... اگر ماں یا اس کا دودھ پیتا بچہ روزے کا تحمل نہیں کر سکتے تو عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ بعد میں قضا رکھ لے۔

پیشاب کی بیماری روزے میں رکاوٹ نہیں۔

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں عرصہ دراز سے پیشاب کی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں اور اس میں ۲۴ گھنٹے آدمی کا پاک رہنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ مندرجہ بالا صورت حال درپیش ہو تو کیا آدمی روزہ نماز کر سکتا ہے کہ نہیں؟ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکی ناپاکی سے کچھ نہیں ہوتا۔ نیت صاف ہونا چاہئے۔ قبول کرنے والا خداوند کریم ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نماز وغیرہ بالکل نہیں پڑھتا۔ کیا آپ مجھے اس سلسلہ میں مفید مشورہ دیں گے۔ مہربانی ہو گی۔

ج..... یہ بیماری روزہ میں تو رکاوٹ نہیں۔ البتہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر چونکہ آپ معذور ہیں اس لئے ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کر لیا کیجئے۔ جب تک اس نماز کا وقت رہے گا آپ کا وضو اس عذر کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا جب ایک نماز کا وقت نکل جائے پھر وضو کر لیا کیجئے۔ نماز روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۲ تا ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ تا ۶ جنوری ۲۰۰۰ء | شمارہ ۳۲

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

(اداریہ)		4
ختم نبوت انسانیت کے لیے باعث عزت و شرف	(جناب محمد صدیق فضل)	6
دینی مکاتب کو معمول نہ سمجھیں!	(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	9
اسلام، مومن، قومیں اور مسلمان	(علامہ عبد الکریم ثنی)	12
کفر جہاد سے کیوں کانپتا ہے	(جناب محمد طاہر رزاق)	17
فضیلت شب قدر	(مولانا محمد صادق)	21
چہل احادیث در فضائل صیام	(حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری)	24
حضرت مفتی اعظم اور تردید قادیانیت قسط نمبر ۵		26

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرقی وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

مولانا عبد الرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

ٹائٹل و ڈیزائن

ارشد خرم

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی شر انگیز سر گرمیوں کا سدباب۔ وقت کا اہم تقاضا

اللہ رب العزت کے پسندیدہ دین (دین اسلام) کو صفحہ ہستی سے مٹانے اور اسلامی نظریات و عقائد کو انسانی ذہن و فکر سے محو کرنے کے لئے کفر کی منظم طاقتیں ہمیشہ اپنی منفی سرگرمیوں میں مصروف رہی ہیں 'صیہونی طاقتوں نے جہاں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف اور بہت سارے حربے استعمال کئے وہاں سب سے بڑا ہتھیار یہ کہ "نقلی اسلام" کو پھیلانے اور دین فطرت (دین اسلام) کو بدنام کر کے سیاسی غلبہ حاصل کرنے کی فضول کوشش کی۔

خالق کائنات سے مخلوق کا تعلق جوڑنے کا واحد ذریعہ انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ ہستیاں تھیں جن کو خالق کائنات نے مختلف ادوار میں انسانیت کی دارین کی فوز و فلاح کے لیے مبعوث فرمایا یہاں تک کہ انبیاء و رسل کا نورانی سلسلہ خاصہ کائنات محمد رسول ﷺ پر اختتام پذیر ہو گیا۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید 'احادیث نبویہ اور اجماع امت سے ثابت ہو گیا کہ جو شخص خاصہ کائنات محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب اور دجال ہے اور واجب القتل ہے۔

امت مسلمہ نے کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت کو کبھی برداشت نہیں کیا جس کی تاریخ اسلام گواہ ہے۔ انیسویں صدی عیسوی میں گوری اقلیت نے پیسے کی پرواز سے اپنے مخصوص سیاسی مقاصد کے تحفظ کے لیے قادیان ضلع گورداسپور کے ایک کسان کے بیٹے مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کروایا۔ امت مسلمہ نے شدید رد عمل ظاہر کیا 'چونکہ مرزا قادیانی نے رفتہ رفتہ بتدریج دعوے کیے 'مجدد' 'مصلح' مسیح موعود اور بالآخر مسند نبوت پر ڈاکہ ڈالا' اس لیے اہل اسلام اس دہقان زادے کے تعفن سے بروقت زمین کو پاک نہ کر سکے اور بالآخر مرزا قادیانی اپنی منہ مانگی ہیضے کی موت مر گیا۔ قادیانیت کی تشہیر و ترویج کا سلسلہ یہاں تک اختتام کو نہ پہنچا بلکہ انگریز نے "خود کاشتہ پودا" کے بیج کو بعد از قیام پاکستان (ربوہ) موجودہ چناب نگر کی زمین پر بویا اور قادیانی ذریت کی پیسے سے خوب آبیاری کی۔ یہ ایک ناقابل تردید اور کسی جرح سے نہ ٹوٹنے والی حقیقت ہے کہ قادیانی قیام پاکستان کے سخت ترین مخالف تھے اور ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی جس نے اللہ رب العزت کے پیغمبروں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کسی پیغمبر کی شخصیت کو داغدار کرنے سے دریغ نہیں کیا اور نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر ایسے جملے کسے کہ اس کو پڑھنا کسی شریف انسان کے بس میں نہیں۔ ایسے سیاہ بخت 'سیاہ فطرت اور کینہ صفت کی معنوی ذریت سے بھلا اسلام 'ملک و ملت کی بھلائی کی توقع کی جا سکتی ہے؟ انگریزوں کے ایما پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی عقائد کے ایک ایک پہلو کو ختم کرنے اور اس میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی ناپاک جسارت کی چند حوالے ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہو گا 'اپنے وعدے کے موافق (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۵۲۳ طبع دوم)

۲۔ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ (کتاب البریہ ص ۸۵ مندرجہ روحانی خزائن۔ ج ۳ ص ۱۰۳)

۳۔ میں آدم (علیہ السلام) ہوں 'میں نوح (علیہ السلام) ہوں میں عیسیٰ ابن مریم ہوں 'میں محمد رسول اللہ ہوں۔ (تتمہ حقیقت الوحی ۵۲۱ 'روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

۴۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

(نعوذ باللہ) (اخبار الفضل قادیان نمبر ۵ 'ج ۱۰ 'جولائی ۱۹۲۲ء)

۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جس طرح رب کائنات 'انبیاء کرام علیہم السلام اور رسول آخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا اسی طرح اس کی دین دشمنی سے قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی کس طرح توہین کی گئی ملاحظہ فرمایئے۔

۶۔ "ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے 'اسی

لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا غلام احمد قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۷۳ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔" (تذکرہ ص ۱۳۵ طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

۷۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں اسماعیل ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحاق ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۷۶ از مرزا غلام احمد قادیانی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں ہرزہ سرائی ملاحظہ کیجئے۔

۸۔ "ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔" (نعوذ باللہ)

(ماہنامہ "المہدی" بابت جنوری' فروری ۱۹۵۱ء (۳'۲) ص ۵۷ انجمن اشاعت اسلام)

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) میں نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔ غافل رہنے میں نقصان اور خطر ہے۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲' مندرجہ روحانی خزائن ج ۵ ص ۳۵۲)

۹۔ "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو' اب نئی خلافت لو' ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات احمدیہ ج ۱' ص ۴۰۰' مرزا غلام احمد قادیانی)

1

رسول آخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کی حیثیت ملاحظہ فرمایئے

۱۰۔ "اور جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا' صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔"

(انوار الاسلام ص ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن ج ۹' ص ۳۱' از مرزا قادیانی)

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔" (نجم الہدیٰ ص ۵۳' مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے خبث باطن کو آپ نے اچھی طرح پڑھ لیا۔ ایسا بدخت اور روسیاہ انسان دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔ اب خود اندازہ لگایئے کہ ایسے سیاہ خت انسان کی امت مرزائیہ سے ملک و ملت کی بھلائی کی توقع کی جا سکتی ہے؟ مملکت خداداد پاکستان کے قانون اور آئین کی رو سے قادیانی کافر ہیں اور شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے قادیانی ملک و ملت کے خلاف آئے روز نئے انداز میں کھلے عام قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں جس کا اندازہ روزانہ کے اخبارات و ذرائع ابلاغ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

مملکت خداداد کا حصول بے شمار قربانیوں کے بعد "لا الہ الا اللہ" کے نظریے کے تحت ممکن ہوا تھا لیکن افسوس صد افسوس! کہ آج بھی قادیانی جو دین اسلام کے متوازی دین کے پیروکار ہیں۔ رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے متوازی انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول کا درجہ دیتے ہیں اور شعائر اسلام کا کھلم کھلا مذاق اڑاتے ہیں آج بھی پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں جس کی وجہ سے ملک میں چوری' ڈکیتی' رہزنی اور افراتفری پھیلانے کی بیسیوں نہیں سیکڑوں مثالیں اصحاب اقتدار کا منہ چڑھاتی ہیں۔ ہم حکومت پاکستان سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں قادیانیوں کی شر انگیز سرگرمیوں کا سدباب کریں' قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند بنائیں اور شہداء پاکستان کے خون سے وفاداری کا ثبوت دے کر حصول پاکستان کے تقاضوں کو پورا کریں۔

از:۔ جناب محمد صدیق فضل

ختمِ نبوّت انسانیت کے لئے باعثِ عزّ و شرف

خدائے علیم وخبیر کا ارادہ' دین اسلام کو نقطۂ کمال پر پہنچانے اور اس کو ہر دور' دیار کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل بنانے میں پورا ہو کر رہا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا پیغام اور دین کی امانت کو بندوں تک پہنچانے اور اللہ کے راستے میں جہاد کا پورا حق ادا کر دیا اور ایسی امت تیار کر دی جس نے نبوت کا منصب پائے بغیر کار نبوت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں اور اسے دعوت اسلام کو لے کر کھڑے ہونے' دین کو تحریف و تبدیلی سے بچانے اور ہر زمانے اور ہر مقام پر انسانیت کا احتساب کرنے پر مامور کر دیا گیا۔ جب عالم کو تکوین و تشریع میں یہ سب طے ہو گیا تو اس کا اعلان کر دیا گیا کہ انسانوں کو ان عقائد و شریعت کی تعلیم اب وحی و ملائکہ کے ذریعے اور کسی نئے نبی کے واسطے سے نہیں دی جائے گی اور نبوت و وحی کے نزول کا سلسلہ آخری طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کر دیا گیا ہے اور یہ مضمون و مفہوم ایسے صریح اور واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور اس بارے میں کج بحثی اور شبہات پیدا کرنے کی کوشش وہی شخص کرے گا جس کے دل میں چور ہو یا اس سے اس کا مفاد وابستہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے۔

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شی علیما"

(محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر یعنی اس کو ختم کرنے والے ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت وحیات قیامت تک کے انسانوں کے لئے قابل تقلید نمونہ واسوہ اور اس کے لئے غیبی انتظامات جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی تمام انسانی طبقات اور ہر زمانے اور ہر مقام کی انسانی نسلوں کے لئے مثالی نمونہ اور نصب العین ٹھہری تو اللہ کی رحمت وعنایت ان کے اخبار و آثار احوال و کوائف' اخلاق وخصائل اور عادات وشمائل کی حفاظت کی طرف متوجہ ہو گئی اور مسلمانوں کے قلوب واذہان آپ ﷺ کے اقوال وافعال' عادات وعبادات' نشست وبرخاست اور جلوت وخلوت کے حرکات وسکنات کے معلوم کرنے اور محفوظ کر دینے کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گئے اور ان کو اس میں ایسی محویت وانہماک ہوا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

سیرت نبوی وانبیاء سابقین کے تذکروں کا تقابلی مطالعہ:۔

خدا کی مصلحت وحکمت' سیرت نبویؐ کی وضاحت وہدایت اور اتباع کرنے والوں کے لئے سہل الحصول اور آسان ہونے سے آشکار ہوتی ہے' جب انسان اس سیرت اور دوسرے انبیاء کی سیرتوں کا تقابل اور موازنہ کرتا ہے تو اسے وہ سیرتیں جہل وتغافل تاریخ کے خونی حوادث کی تاریکیوں میں گم نظر آتی ہے اور یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ انہوں نے خاص زمانہ میں ہدایت ورہنمائی کا فریضہ انجام دیا اور مشعل راہ کا کام کیا لیکن ہمیشہ ان کے محفوظ رہنے اور قیامت تک کی نسلوں تک بے کم وکاست پہنچنے کی عملاً کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جو شخص بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں وہ ہدایت وتعلیمات اور آداب واحکام پڑھے گا جن کا سورۃ الاحزاب' سورۃ الحجرات اور سورۃ المجادلۃ میں ذکر ہے۔ اور انعامات الٰہیہ وامتیازات ومعاملہ خصوصی کا تذکرہ دیکھے گا جن کی طرف سورۃ الفتح' سورہ الضحیٰ' سورہ الانشراح میں اشارات آئے ہیں تو اس کی عقل اور اس کا ذوق سلیم اس کی شہادت دے گا کہ یہ صفات اس پیغمبر (ﷺ) کی ہیں جو تمام نسلوں اور زمانوں کے لئے مبعوث ہوا ہے اور جس کے آفتاب اقبال کو کبھی گہن نہیں

لگتا اور جس کے عروج کا ستارہ کبھی نہیں ڈوبتا۔

قرآن سے پہلے کے آسمانی صحیفے ہمیشہ تبدیلی و تحریف کا نشانہ اور تلف و تباہی کا تختہ مشق بنتے رہے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حفظ وبقا کی کوئی ذمہ داری خود نہیں لی تھی بلکہ اسے ان کے علماء و حاملین کے سپرد کر دیا تھا اس کے علاوہ بحرین اور ان کی مخاطب امتوں کو ان کی ضرورت ایک عرصہ ہی کے لئے رہی۔

لیکن قرآن مجید جو اللہ کی نازل کردہ کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور سب کا مصدق و نگران ہے اور جس پر انسانیت کی ہدایت‘ مخلوق کا خالق سے رابطہ اور بعثت محمدی ﷺ سے قیامت تک دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ہے تو اس کی شان دوسری آسمانی کتابوں سے بالکل مختلف ہے اور اس کی بات ہی کچھ اور ہے اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت اور ہر قسم کی تحریف و تبدیلی کمی اور زیادتی سے دور رکھنے کا ذمہ لیا۔

کسی نئے نبی کی آمد سے متعلق قرآن خاموش ہے

یہ ابدی کتاب جو حق کو باطل سے الگ کرنے والی اور بذات خود حقیقت کی میزان اور لوگوں کے لئے واضح اعلان وبیان ہے اور جس نے اصول دینی میں سے کسی اصل کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور جس پر دین و دنیا کی فلاح اور سعادت و نجات موقوف ہے۔ کسی نئے نبی کی آمد کی اطلاع سے بالکل خاموش ہے جب کہ یہ ایسا معاملہ تھا کہ سکوت تو درکنار کسی گول مول اور مبہم بات کا بھی کوئی موقع نہ تھا‘ جو کتاب علامت قیامت کی بہت سی جزئیات اور آخر زمانے کی حوادث جیسے دخان‘ دابہ‘ یاجوج ماجوج کا ذکر کرتی ہے۔ وہ اس کا ذکر کیوں نہیں کرتی جو اس امت یا کسی امت میں مبعوث ہونے والا تھا اور اس کے لئے عقول و اذہان کو مانوس اور آمادہ کرنے کی کوشش کیوں نہ کرتی (جو ہر نئی چیز سے بھاگتے اور بدکتے اور فرائض و ذمہ داریوں سے پیچھا چھڑاتے ہیں) تاکہ وہ اسے خوش آمدید کہیں اس کی دعوت قبول کریں کیا اس بات کی توقع ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی امت کو تاریکی اور دھندلکے اور تباہ کن جہالت و حیرت کی حالت میں چھوڑ دے اور اس بڑے حادثے اور عظیم واقعے (نبوت جدیدہ) کی خبر نہ دے جو ان چیزوں سے کہیں مہتم بالشان تھی۔ جنہیں زبان نبوت نے ذکر کیا اور سنت کے ذخیرے جن تفصیلات سے پر ہیں۔

ختم نبوت کے بارے میں صریح و صحیح اور متواتر احادیث ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور ملت اسلامیہ کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ختم نبوت پر اجماع اور دعوت نبوت سے ان کی نفرت کا اظہار ہے اور ان کے خلاف اعلان جہاد ہے۔

ختم نبوت انسانیت کے لئے عزت و رحمت ہے۔

سلسلہ نبوت کے خاتمے سے انسانی صلاحیتیں اور قوتیں اس خطرے سے محفوظ ہو گئیں کہ تھوڑے تھوڑے وقفے اور دور کے فاصلے پر ایک نئے نبی یا دعوت کا ظہور ہو اور وہ سب ضروری کام چھوڑ کر اس کی حقیقت معلوم کرنے اور اس کی تصدیق و تکذیب کا فیصلہ کرنے میں لگ جائیں۔ اس طرح محدود انسانی قوت کو اس روز روز کی مشغولیت اور آزمائش سے بچالیا گیا۔ اگر سلسلہ نبوت قائم اور مزید قوانین اور جدید تعلیمات و ہدایات کے حصول کے لئے زمین کا آسمان سے رشتہ باقی رہتا۔ اور تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد کوئی نبی یہ دعویٰ لے کر اٹھتا رہتا کہ اللہ اس سے خطاب کرتا ہے اس کی طرف وحی آتی ہے اور وہ تبلیغ رسالت پر مامور کیا گیا ہے وہ اپنے منکرین کو کافر قرار دیتا اور ان سے خوفناک جنگیں کرتا جس میں مطلق کسی رعایت اور فرق و استثناء کی گنجائش نہ ہوتی اور دنیا میں پھیلی ہوئی امت میں سے کاٹ کر سیکڑوں یا ہزاروں یا چند لاکھ افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی امت بنالیا کرتا اسی طرح ہر تھوڑی مدت بعد اس وسیع دنیا کے کسی نہ کسی مقام پر پیدا ہونے والے مدعیان نبوت کے بارے میں لوگ فیصلوں میں الجھ کر رہ جاتے۔ ان مدعیان نبوت میں کچھ دماغی مریض اور مخبوط الحواس ہوتے‘ کچھ پیشہ ور دکاندار قسم کے کچھ ہوشیار لوگوں اور حکومتوں کے اغراض کے آلہ کار کچھ علم کی کمی اور عبادات و مجاہدہ کی کثرت کے سبب سے تلبیسات شیطانی اور فریب نفس کے شکار۔ یہ سب قسمیں ان مدعیوں میں پائی گئیں ہیں جن کا ازمنہ سابقہ میں ظہور ہوا اور عقل انسانی‘ زندگی کا وسیع تجربہ‘ نفسیات انسانی کا وسیع مطالعہ سیاسیات اور حکومتوں کے وسیع مقاصد کا علم اب بھی ان کو بعید از قیاس اور ناممکن قرار نہیں دیتا۔ بلکہ علم جدید اور وسیع تجربہ کی

روشنی ان کو سمجھنا اور بھی آسان ہو گیا ہے۔

ختم نبوت ملت اسلامیہ کے لئے اللہ کی رحمت اور احسان و عنایت ہے۔

اس امت پر اللہ کا عظیم احسان وانعام اور اس کی خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا سے رحلت فرمانے سے پہلے ہی یہ کھلا اور برملا اعلان کر دینا تھا کہ نبوت کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اختتام ہو گیا اور دین اور خدا کی نعمت عظیم کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا گیا۔ اب نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ ملت اسلامیہ کے بعد کوئی ملت ہو گی یہ وہ نعمت تھی۔ جس پر یہود کے علماء و عقلا کو رشک ہوا تھا۔ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک یہودی عالم نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المومنینؓ آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو ایک مستقل تہوار اور خوشی کا دن منا لیتے حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت ہے۔ یہودی نے کہا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یہ روایت اس نعمت کی عظمت وجلالت کو بتاتی ہے جس پر یہود کے علماء کو رشک آیا اور مسلمانوں کو انہوں نے حسد کی نگاہ سے دیکھا اسی کے ساتھ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ادیان سابقہ میں اس اعلان وضمانت سے خالی ہیں اور ان کو اس اعزاز اور اعتماد کی دولت حاصل نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ کو سرفراز کیا۔

عقیدہ ختم نبوت کا تمدن پر احسان

اس عقیدہ نے جہاں انسان میں اپنے سن بلوغ کو پہنچنے کا احساس وشعور پیدا کیا وہیں اس نے اسے تمدن کی دوڑ میں آگے بڑھنے اور روزمرہ کی زندگی میں علم و تجربہ پر اعتماد کرنا بھی سکھایا ہے۔ اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو انسان اپنے اوپر اعتماد کھو بیٹھتا اور ایک مسلسل تذبذب کا شکار رہتا۔ اور بجائے زمین کی طرف دیکھنے کے اپنی نگاہیں آسمان سے لگائے رکھتا اسی کے ساتھ وہ اپنے مستقبل کی طرف سے بھی مسلسل تذبذب اور بے یقینی کی حالت میں رہتا اس کے گرد شک وشبہ کی فضا قائم رہتی اور وہ برابر مدعیان نبوت کی ابلہ فریبی کا شکار ہوتا رہتا اور اس طرح ہر مرحلہ پر انسان اس شخصیت کا منتظر رہتا جو گلشن انسانیت کی تکمیل وتزئین کرتی اور اس انتظار کے سبب نہ وہ اس کے پھولوں اور پھلوں سے لطف اندوز ہو سکتا اور نہ اسے سیراب وشاداب کرنے کی فکر کرتا۔

سلسلہ نبوت اور انسانوں کو بذریعہ وحی وملائکہ وجبرائیلؑ انسانوں کو عقائد وشرائع کی تعلیم کے سلسلہ کے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اختتام اور آپ ﷺ کے خاتم الرسول' دانائے سبل اور مولائے کل ہونے کا یقین اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر بڑی نعمتوں اور عطیوں میں سے ایک نعمت اور عطیہ ہے اور خانوں میں بٹی ہوئی انسانیت کے لئے ایک رحمت ہے جس کے ذریعے اس کی [illegible] اور طاقت کو صحیح مصرف میں لگانے کا انتظام کیا گیا ہے [illegible] کے ساتھ یہ عقیدہ امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی شیرازہ بندی کرنے والا اور اس کی وحدت واصلیت اور قوت کی حفاظت کرنے والا اسے اپنے اور اپنے دین کی ابدیت وصلاحیت پر اعتماد پیدا کرنے 'احتساب کائنات کی دائمی ذمہ داری عائد کرنے' اصلاح وتجدید اور ہر جگہ اور ہر زمانہ میں اللہ کے راستے میں جدوجہد جاری رکھنے کا ضامن ہے اور یہی وہ ٹھوس بنیاد ہے جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔

بقیہ: چہل احادیث

اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی (ترمذی)

ترجمہ:۔ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے' معافی کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا مجھے معاف کر دے۔

رمضان المبارک کے چار اہم کام

(۱) لاالہ الااللہ کی کثرت۔ (۲) استغفار میں لگے رہنا۔ (۳) جنت نصیب ہونے کا سوال۔ (۴) دوزخ سے پناہ میں رہنے کی دعا کرنا۔

(فضائل رمضان حوالہ صحیح ابن خزیمہ)۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم

دینی مکاتب کو معمولی نہ سمجھیں

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کی شخصیت اور آپ کا فیض کسی تعارف کا محتاج نہیں' آپ جہاں تصنیف و تالیف' وعظ و بیان' سلوک و احسان کے اجراء' احقاق حق اور تردید باطل میں موفق من اللہ ہیں' وہاں آپ مکاتب و مدارس کے اجراء اور سرپرستی میں اکابر اہل اللہ کی تصویر ہیں' چنانچہ سینکڑوں ایسے دینی مدارس اور مکاتب ہیں جو حضرت کے نام اور مکمل سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں آپ اپنے خلیفہ مجاز اور خادم حضرت مولانا نعیم امجد سلیمی صاحب کے قائم کردہ "مدرسۃ القرآن الکریم یوسفیہ للبنات" کچھی پاڑہ' ڈالمیا' کراچی (زیرانتظام خانقاہ زکریا عارفیہ یوسفیہ ٹرسٹ) کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حضرت نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

الحمد للہ و سلام علی
عبادہ الذین اصطفیٰ:

اس تقریب کا اہتمام مولانا نعیم امجد سلیمی صاحب نے بچیوں کے مدرسہ کے سلسلہ میں کیا ہے۔ ان بچوں اور بچیوں نے آپ کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی' اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ یہ ان کی بہت بڑی سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے اپنی کتاب کا کام لیا۔ ہم لوگ تو اس کو بہت ہی معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ یہ بچے جن میں کچھ قاعدے' سپارے اور کچھ حفظ والے ہیں' ہمیں ان کی زیادہ قدر نہیں ہے' بلکہ ایک درجے میں' مجھے معاف سمجھا جائے' دل میں حقارت ہے کہ یہ کیا مولوی بچوں کو پڑھاتے ہیں؟

اسکولوں میں بچے اور بچیاں جاتے ہیں' آپ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ انہوں نے پیٹھ پر کتابیں لٹکائی ہوئی ہوتی ہیں اور صبح کو جا رہے ہوتے ہیں' لیکن ان کی حقارت آپ کے دل میں نہیں آتی۔ اسکولوں میں جو بچے جا رہے ہیں ان کے لئے کسی کے دل میں حقارت نہیں آتی' بلکہ جو بچہ نہ پڑھنے والا ہو اس کی حقارت ہمارے دل میں آتی ہے' لیکن عربی زبان یا قرآن مجید حفظ و ناظرہ اس کے پڑھنے والے' اس کے پڑھانے والے یا اس پر کام کرنے والے ان کے بارے میں ہمارے دل میں کوئی وقعت نہیں ہے' بلکہ حقارت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہماری مسجدیں الحمد للہ کسی حد تک تو آباد ہیں' لیکن جتنے محلے میں آدمی رہتے ہیں اس محلے کے اعتبار سے مسجد کا حدود اربعہ ناپا جائے تو معلوم ہو گا کہ بہت کم آدمی مسجد آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سو میں سے ایک آدمی مسجد میں آتا ہے۔ محلے میں اگر سو آدمی ہیں تو ایک آدمی آتا ہے' پانچ سو ہیں تو پانچ آتے ہیں' اسی طرح موازنہ کر لو' ایک سو میں سے پانچ آدمی رکھ لو جن میں وہاں پڑھنے والے بچے بھی شامل ہیں۔ ان پڑھنے والے بچوں کی نسبت اسکولوں اور کالجوں میں جانے والے بچوں کی نسبت اسی طرح کا حساب لگاؤ۔

لیکن ہوتا کیا ہے؟ ہوتا یہ ہے کہ آدمی کی روانگی کا وقت آجاتا ہے' قبر میں دفنا کر آجاتے ہیں' یہ میرے اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے' خاص عنایت ہے کہ قبر کے حالات ہم پر نہیں کھولے' ہم یہاں جو بھی من مانیاں کرتے رہیں' یہاں جو کچھ بھی کرتے رہیں' کوئی پوچھنے والا نہیں' جیسی چاہیں ہم شکل بنالیں' کوئی ہمیں ٹوکنے والا نہیں ہے' نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں' دینی آداب کو بجالائیں یا نہ لائیں' ہمیں کوئی ٹوکنے والا نہیں' چند آدمی رہ گئے ہیں جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی محبت اور عظمت پیدا فرمائی ہے۔

لوگ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

ہمارے ہاں پنجابی میں مشہور ہے کہ ایک آدمی تھا اس سے کسی نے کہا (لوگووال ایک جگہ تھی) کہ تمہیں تو تمام لوگووال ایسے ہی سمجھتے ہیں' بے کار' بچ سمجھتے ہیں' وہ کہنے لگا کہ میں سارے لوگووال والوں کو بچ سمجھتا ہوں۔ بات ٹھیک ہے۔ تمہارے سارے شہر نے دین پڑھنے والوں کو حقیر سمجھا۔ سمجھو' بہت اچھی بات ہے' میں تو یہ نہیں کہتا کہ تم حقیر ہو' میں سارے مسلمانوں کو اچھا سمجھتا ہوں' لیکن میرے بھائی! اتنی بات ہے کہ جب تم یہاں کا سفر ختم کرکے ایک منزل ختم کرلوگے اور دوسرا سفر شروع ہوجائے گا تو توشہ کیا لے کر جاؤ گے؟ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ قبروں کے حالات ہمیں معلوم نہیں۔ "وکم حسرات فی بطون المقابر" (کتنی حسرتیں ہیں جو قبروں کے پیٹ میں ہیں)۔

ہم یہاں خوش ہوجاتے ہیں' کسی نے جائیداد بنالی' کسی نے مکان بنالیا' کسی نے کچھ بنالیا' کسی نے کچھ بنالیا' خوش ہوگئے' لیکن میرے بھائی! جب ہمارا وقت آئے گا تو یہ پتہ کرلو کہ ہمارے پاس وہاں کے لیے کیا چیز ہے؟ اور اگر ہمارا یہ خیال ہے کہ ہمارے لئے وقت آنا ہی نہیں ہے تو یہ ہماری بھول ہے۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آج تک لوگ یہاں آتے بھی رہے ہیں اور جاتے بھی رہے ہیں۔ آنے اور جانے کا سلسلہ چل رہا ہے۔ جو آکر ادھر چلے گئے انہوں نے کبھی واپس آکر نہیں بتایا کہ وہاں کیا حالات پیش آئے؟

بخاری شریف کے سبق میں ہمارے حضرت نے فرمایا تھا کہ ایک عورت فوت ہوگئی اور فوت ہونے کے وقت اس نے یہ کہا کہ جو لوگ بھی آگے جاتے ہیں آکر بتاتے نہیں کہ وہاں کیا گزری؟ تم لوگ مجھے دفن کرکے کاغذ اور قلم میری قبر میں رکھ دینا میں وہاں کی رپورٹ تمہیں لکھوں گی' دفن کرنے کے اگلے دن آکر قبر سے پرچہ لے لینا (قبر نہیں استقبالیہ ہوگیا)۔ چنانچہ اس عورت کا انتقال ہوگیا تو لوگوں نے وصیت کے مطابق پرچہ رکھ دیا' اگلے دن صبح قبر پر گئے تو وہاں پرچہ موجود تھا اور اس پر صرف اتنی بات لکھی ہوئی تھی کہ جتنی باتیں آدمیوں کی سمجھ میں آسکتی ہیں وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرماگئے' اور باقی جو باتیں ہیں وہ یہاں آکر ہی سمجھ میں آسکتی ہیں' اس کے بغیر سمجھ نہیں آسکتیں۔

میرے بھائیو! ذرا ہم یہ تو دیکھیں کہ ہم نے کیا کمایا ہے؟ حضرت ابوذرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "اے ابوذرؓ! اپنا بوجھ ذرا ہلکا رکھنا' اس لئے کہ گھاٹی بڑی مشکل ہے بوجھ کو لے کر چلنا ذرا مشکل ہے اور توشہ لے کر جانا' کیونکہ سفر لمبا ہے۔"

ہم لوگوں نے یہاں کھانے کا' پینے کا' مکان بنانے کا' عیش و عشرت کا نام زندگی رکھ دیا ہے۔ میرے بھائی! سب دنیا آتی بھی ہے جاتی بھی ہے لیکن ہمیں عبرت نہیں ہوتی۔

میں نے بات یہاں سے شروع کی تھی کہ یہاں چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں پڑھتے ہیں۔ مولانا نعیم امجد سلیمی صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے یہاں اپنے ہی مکان کی چھت پر مدرسہ بنادیا ہے اور اس میں بچے پڑھتے ہیں یہ ان کا مدرسہ ہے۔ اب اس میں بچے پورے بھی آتے ہیں کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے' ان کے گھر والوں کو بھی اور ان تمام محلے والوں کو بھی جن کے بچے یہاں پڑھتے ہیں۔

ہم لوگ غفلت میں ہیں۔ میں صرف یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ غفلت کو چھوڑ دو۔ دیکھو میری داڑھی سفید ہوگئی ہے' ایک وقت تھا کہ داڑھی کے بال سیاہ تھے۔ اس وقت کا نقشہ اور اب کا نقشہ بہت ہی مختلف ہے۔ عمر سفر کے قریب ہوگئی ہے اور اب جانے کی تیاری ہے' آپ حضرات نے بھی کوئی تیاری کی ہے یا نہیں؟ یا آپ کا ابھی پروگرام نہیں ہے؟

اس پر مجھے یاد آگیا۔ چار سال پہلے کی بات ہے۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ اللہ میاں کے پاس جانا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ ابھی پروگرام نہیں ہے' صحت بہت اچھی تھی۔ اتنا بھاگتا تھا کہ لوگوں کو تعجب ہوتا تھا۔ میں نے کہا کہ جانا تو ہے لیکن ابھی ذرا تھوڑا کام کرنا ہے' میری کچھ کتابیں نامکمل ہیں' ان کو پورا کرنا ہے۔ مجھ پر فالج کا حملہ ہوگیا' اور فالج بھی ایسا ہوا کہ زبان بند۔ چلنے کا کیا مطلب؟ زبان بھی حرکت نہیں کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اب بتا کیا خیال ہے؟

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بالکل ٹھیک ہوں۔ زبان بھی بول رہی ہے' خود چل کر آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ اب میں تیار ہوں' جب بھی آپ چاہیں حاضر ہوں' لیکن اتنا ڈر لگتا ہے' اتنا ڈر لگتا ہے کہ کوئی حال نہیں۔ سوچتا ہوں کہ ایک

چھوٹے سے کمرے میں مجھے بند کر دیا جائے تو کیا حال ہو؟ چھوٹا سا کمرہ، چھ فٹ لمبا، اڑھائی فٹ چوڑا، اور آدمی کے کمر تک اونچا، اس میں مجھے بند کر کے آجائیں گے۔ میرے بیوی بچے ہیں، دو چار دن یاد کریں گے، پھر کہیں گے کہ ابو اللہ میاں کے پاس چلے گئے۔ میں نے بھی اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے دفن کیا ہے۔

میرے بھائیو! ذرا اس بات کو سوچو کہ ہمارا بھی جانے کا پروگرام ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کوئی توشہ بھی لیا ہے یا نہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ابوذرؓ! ذرا توشہ لے کر جانا، کیونکہ سفر بہت لمبا ہے۔

میرے بھائی! سعودی عرب جانا ہوتا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ ٹکٹ کے بھی پیسے چاہئیں، راستے کا خرچ بھی چاہیے، لندن جانا ہوتا ہے تو اس کے لئے بھی پیسے چاہئیں، لیکن آخرت کا سفر، جس پر مجھے بھی جانا ہے اور آپ کو بھی جانا ہے، اس کے لئے کوئی تیاری نہیں، کوئی توشہ نہیں!

اللہ تعالیٰ مولانا نعیم امجد سلیمی صاحب اور ان کے گھر والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور ان بچوں کو بھی جو یہاں پڑھتے ہیں، اور محلے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ دین کا کام بے کار نہیں ہے، ابھی تو ہمیں بے کار معلوم ہوتا ہے ابھی تو جو بچے اسکول جا رہے ہیں، کالج جا رہے ہیں، جنہوں نے کتابیں پیٹھ پر لادی ہوئی ہیں، ابھی تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام کر رہے ہیں، لیکن دراصل کام یہ نہیں کر رہے، بلکہ مدرسہ والے کر رہے ہیں۔

جب آپ قبر میں پہنچیں گے تو پتہ چلے گا کہ معاملہ کچھ اور تھا۔ عربی کا مقولہ ہے: "الناس نیام" لوگ سو رہے ہیں، "اذا ماتوا" جب مریں گے، "انتبھوا" تو جاگ جائیں گے۔

اب تک ہم لوگ سو رہے ہیں۔ ہمارے باپ، ہماری ماں، ہمارے بڑے سب جا چکے ہیں، ہماری ریل آچکی ہے، ہم اسٹیشن پر کھڑے ہیں، ریل آکر کھڑی ہو گئی ہے، چاہئے تو یہ کہ جلدی جلدی چڑھ جائیں، لیکن ہمیں کوئی پرواہ ہی نہیں، کوئی دکانوں میں لگا ہوا ہے، کوئی کسی اور چیز میں لگا ہوا ہے۔

میرے بھائی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی شکل بناؤ۔ غفلت کی زندگی سے توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی مانگو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری بھی بخشش فرمائے، آپ کی بھی بخشش فرمائے اور ہم تمام لوگوں کی بخشش فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تحریر: علامہ عبدالکریم غنی

اسلام دشمن قوتیں اور اسلام

ہر دن نیا فسانہ لے کر آتا ہے ہر صبح نئی کہانی کے ساتھ وارد ہوتی ہے ہر شب عجیب عجیب فسوں کاریوں کے ساتھ پوری دھرتی کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ بس انسان اپنی مجبوریوں کے مدھن میں تاریخ کا پلٹتا ہوا صفحہ بنتا جا رہا ہے۔ اگر انسان ہی کی کہانی کو لے لیں تو اس کی زندگی میں ثبات نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

انسانی تاریخ میں بہت سی قومیں دنیا میں آئیں اور اپنی اپنی مدت پوری کر کے صفحہ ہستی سے مٹ گئیں اور کچھ آباد ہیں بس اسی طرح انسانوں کی آمد کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ بعض قومیں اللہ کی فرمانبردار بن کر رہیں اور بعض قومیں غضب الٰہی کا نشانہ بن کر آنے والے انسانوں کے لئے درس عبرت بن گئیں۔ اسی انسانی تاریخ میں ایک قوم حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد جو پہلے بنی اسرائیل اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروکار کہلا کر یہودی قوم کے نام سے موسوم ہوئی یہ قوم دنیا کی تمام قوموں سے الگ مزاج کی حامل ہے اور آج ایک ہیجانی اور اضطرابی کیفیت سے دوچار ہے نہ اسے خود کو سکون ہے اور نہ اس نے کسی دوسری قوم کو سکون کا سانس لینے دیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ یہ قوم کئی بار نافرمانیوں کی بدولت اللہ کے غضب کو آواز دے چکی ہے لیکن درگزر کرنے والی عظیم ذات نے اسے معاف کر دیا اور ہر بار وارننگ بھی دی کہ آئندہ ایسی حرکتوں سے احتراز کرے۔ مسلمانوں کی عظیم مقدس اور الہامی کتاب قرآن مجید ان واقعات کی شہادت دیتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قوم اگر زندہ رہتی ہے تو اپنے لئے اور مرتی ہے تو بھی اپنے لئے اسے اگر پیار ہے تو صرف اور صرف اپنی ذات سے اگر دشمنی ہے تو اپنی ذات کے سوا ہر چیز اور ہر انسان سے۔

یہ قوم شروع ہی سے دشمنی کی آگ میں سلگ رہی ہے اسی قوم کی سلگتی ہوئی دشمنی کی آگ نے عام انسانوں کے ساتھ ساتھ انبیاء کرامؑ جیسی مقدس ہستیوں کو بھی مشکلات سے دوچار کیا۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ کی بھیجی ہوئی الہامی کتب میں اتنی کمی بیشی اور تحریف کی کہ عبادت کا اصل متن کجا معنی و مطالب بھی اپنی مرضی کے مطابق بدل ڈالے اور وہ نہیں چاہتے کہ اللہ کی مخلوق ان کتابوں سے استفادہ کر کے راہ ہدایت پر گامزن ہو سکے۔ تحریف کے عمل میں عیسائی اور یہودی دونوں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں پیش پیش ہیں۔ توراۃ اور انجیل کی تحریف کے بعد اب قرآن پاک کی تحریف کے لئے کوشش کی جا رہی ہے اور اس کام کے لئے ایک انٹرنیٹ قائم کیا گیا ہے۔ ماضی قریب میں چار سورتیں جو کفر و لغویات کا مجموعہ تھیں قرآن پاک میں شامل کرنے کی ناپاک سازش کی گئی جو مسلمانوں کے عقائد پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ ان میں سے ایک نام سورۃ "التجسد" ہے جو پندرہ آیات پر مشتمل ہے دوسری سورۃ "الایمان" جو دس آیات پر مشتمل ہے۔ تیسری سورۃ "المسلمون" ہے جس میں گیارہ آیات ہیں چوتھی سورۃ "الوصایا" اس میں سولہ آیات ہیں۔ یہ چار من گھڑت سورتیں سب سے بڑی کمپنی "امریکہ آن لائن" کی ویب سائٹ پر پیش کر کے فساد پھیلایا گیا اور پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ ان من گھڑت سورتوں کی تفصیلات روزنامہ امت کراچی کی ۳۱/ جولائی ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

یہودی قوم کے احبار نے ہمیشہ دوسری اقوام کو یہ باور کرایا کہ عزت و شرف صرف اور صرف یہودی قوم کو حاصل ہے اور صرف وہ ہی اہل کتاب ہیں۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقریباً پانچ صدی کا وقفہ ہے۔ اسی دوران نہ تو کوئی رسول آیا اور

نہ الہامی کتاب نازل ہوئی۔ اس لئے اس قوم کو موقع میسر آیا اور پوری منصوبہ بندی کے ساتھ اللہ کی نازل کردہ کتاب توراۃ میں تحریف شروع کر دی اور اپنی من مانی روایات کو دین کا جزو بنا ڈالا۔ یہاں تک کہ الہامی کتاب تورات کو تالمود کے روپ میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور یہ باور کرایا کہ اصلی الہامی کتاب ہی تالمود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تالمود یہودی احبار کی کئی صدیوں کا تحریف شدہ مسودہ ہے اور اس محرف شدہ کتاب میں جس بات پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہودی دنیا کے تمام انسانوں سے ممیز و ممتاز ہیں اور باقی تمام انسانوں کی مثال جانوروں کی سی ہے۔ جنہیں صرف یہودیوں کی غلامی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر ان لوگوں کی دشمنی کی رگ میں جنبش پیدا ہوئی اور انہیں جب اپنی مفروضہ الہامی کتاب کا بھانڈا پھوٹتا نظر آیا تو ان کی دشمنی میں تیزی آگئی اور اللہ کی کتاب انجیل نے جب لوگوں کو اپنی طرف بلایا تو یہ بات ان سے برداشت نہ ہو سکی تو انہوں نے نہ صرف کتاب اللہ بلکہ اللہ کے نبی علیہ السلام کے خلاف بھی سازشوں کا جال بچھایا اور یہاں تک کہ وہ اللہ کے نبی کو دار و صلیب تک لے گئے۔ بقول عیسائی راہبوں کے انہیں صلیب پر لٹکا دیا گیا اور پھر تین دن بعد انہیں زندہ کیا گیا اور پھر اللہ کی طرف چلے گئے لیکن قرآن نے اس کی سختی سے تردید کی ہے کہ "وہ تو نہ قتل کئے گئے اور نہ ہی سولی پر لٹکائے گئے۔" لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سرے سے کوئی سازش ہی نہیں ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو حوالہ صلیب کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اللہ نے انہیں آسمان پر زندہ اٹھالیا اور ایک اور شخص کو جو قدرے حضرت عیسیٰؑ کا ہم شکل تھا۔ صلیب کی بھینٹ چڑھ گیا۔ اللہ کے نبی کو حوالہ صلیب کرنے والے بھی یہودی تھے۔ اس لئے عیسائی اور یہودی اٹھارہ صدیوں تک ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار رہے اس دوران باہمی چپقلش کی بنا پر دس ہزار سے زائد لوگ مارے گئے چونکہ یہودی نہ صرف فتنہ پرور ہیں بلکہ سازشوں کے اکھاڑے بھی ہیں یہ بات ان کے خمیر اور سرشت میں ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے قتل کا گناہ اپنے سر سے ہٹانے کی بھی عجیب کوشش کی اور عجیب سازش کے تحت اپنے ہی آدمیوں کو عیسائیت میں داخل کیا اور انہیں کے ذریعے ۱۹۶۴ء میں روم میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں کھلے بندوں اس برات کا اعلان کیا گیا کہ یہودی حضرت عیسیٰؑ کے قتل میں ملوث نہیں ہیں اسی طرح بڑی چالاکی سے اپنا گناہ دوسرے کے سر منڈھ دیا پھر اس دن کے بعد سے آج تک ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں ان کا یہ اتحاد یا اتفاق صرف اس بات پر ہے کہ مسلمانوں کو دنیا سے مٹا دیا جائے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کی بیج لئے پھرتے ہیں عیسائی تو ممکن ہے کہ یہودیوں کو کسی موقع پر معاف کر دیں مگر جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے وہ موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں اور وہ اس معاملے میں کسی ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہوتے ہیں۔

یہودیوں کے ساتھ ساتھ عیسائی بھی مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں۔ اسلام کی آمد سے آج تک وہ مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہیں ان سے کسی قسم کی ہمدردی یا امداد کی توقع رکھنا سب سے بڑی حماقت ہے اس کا بین ثبوت یہ کہ انہی دو قوموں یعنی یہود و نصاریٰ کے کرتوتوں کی وجہ سے بیشتر اسلامی ممالک ایک ہیجانی اور اضطرابی حالات سے دوچار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ سے دوستی خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے اس سے پہلے کہ نصاریٰ کے کرتوتوں سے پردہ ہٹا دیا جائے میں چاہتا ہوں کہ یہودیوں کی انسان دشمن پالیسی کو سامنے لایا جائے۔ تاکہ حقیقت چھپی نہ رہے حضرت موسیٰؑ کی آمد سے قبل اسی نسل کے لوگوں نے فرعون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنا اقتدار بچانے کے لئے دنیا پر آنے والے بچوں کی آمد کو جبراً روک دے چنانچہ فرعون برسوں تک لڑکوں کے قتل میں ملوث رہا اور اس قبیح حرکت کے نتیجے میں کئی ہزار معصوم بچے ان درندوں کے ہاتھوں لقمہ اجل بنے اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے بعد کئی ہزار لڑکیاں ان کے گناہ کی پاداش میں زندہ درگور کر دی گئیں۔ فکر کا زاویہ خواہ کوئی بھی تھا لیکن نتیجہ وہی تھا کہ انسانوں کو مختلف حیلوں بہانوں سے ختم کر دیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد انسانوں نے سکھ کا سانس لیا۔ سوچ و فکر کے زاویوں میں مثبت تبدیلی آئی نفرت کی جگہ محبت اور ظلم کی جگہ عدل نے لی۔ اخوت

وردادی کے جذبات پیدا ہونے لگے اور ابھی زندگی اپنی ڈگر پر نہیں آئی تھی کہ یہود ونصاریٰ نے مل کر مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اسلام اولاد آدم ہونے کے ناطے سے دنیا کی تمام انسانوں کو برابر گردانتا ہے اس بنا پر اسلام کسی کی بھی چودھراہٹ برداشت نہیں کرتا اور پھر اسلامی تعلیمات اتنی پراثر تھیں کہ لوگوں کی کثیر تعداد روزافزوں مسلمان ہونے لگی۔ اس لئے یہود ونصاریٰ اسلام سے برافروختہ ہو کر پوری طرح میدان میں اتر آئے اور ان کی آتش انتقام اور زیادہ بھڑکنے لگی ان کے دلوں میں موجود اس انتقام اور غضب کی آگ نے اک پل بھی انہیں آرام نہ کرنے دیا ان کو جہاں بھی موقع ملتا وہ اپنی دشمنی کی آگ کو سرد کرتے اس مختصر مضمون میں اور تو کچھ نہیں کہا جاسکتا البتہ نمونے کے طور پر چند ایک مثالیں حقیقت کو سمجھنے کے لئے کافی ہیں۔ ۱۵/ جولائی ۱۰۹۹ء میں عیسائیوں نے فلسطینیوں کے علاقے میں موجود مسلمانوں پر جنگ مسلط کر دی اور مسلمانوں پر ہر ظلم کے پہاڑ توڑے مسلسل آٹھ روز تک مسلمانوں کا قتل عام ہوتا رہا سپہ سالار نے جو پوپ کو تحریر بھیجی تھی اس میں کہا گیا تھا کہ جب گھوڑے ہیکل سلیمانی کے معبد سے گزرے تو ان کے گھٹنوں تک مسلمانوں کا خون آتا ہے اور لاشیں صحن میں تیر رہی ہیں۔

نادری حکومت میں مسلمانوں پر قیامت صغریٰ بپا کی گئی اس دور میں تیس لاکھ مسلمانوں کو ابدی نیند سلایا گیا اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ یا تو سلطنت چھوڑ دیں یا عیسائی بن جائیں۔

جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے انہوں نے بھی انسانوں کو کبھی معاف نہیں کیا خاص طور پر مسلمان تو ان کے نشانے کی زد میں ہیں ان کا واحد مقصد یہ ہے کہ دنیا کے تمام انسان ان کے سامنے سرنگوں رہیں حقیقت تو یہ ہے کہ لینن اور مارکس بھی یہودی تھے جنہوں نے دوسروں کو غلام بنا کر رکھنے کے نظریات پر کیمونزم کی بنیاد رکھی اور پھر عرصہ دراز تک انسانوں کو اپنے شکنجے میں کسے رکھا اور پھر اس خونی انقلاب نے کئی اسلامی ریاستیں نگل لیں۔

یہود ونصاریٰ کا جہاں بھی بس چلا مسلمانوں کی کھیتیاں اجاڑیں باغات ویران کئے عزتیں تاراج کیں غرضیکہ ہر لحاظ سے دشمنی کی آگ سرد کی۔ صرف بغداد میں اٹھارہ لاکھ مسلمانوں کو تہ تیغ کیا اور پھر شام میں مسلمان مقتولین کی تعداد نو لاکھ بنتی ہے۔ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں شتیلہ اور ناصرہ کے کیمپوں پر جب یہودیوں کا تسلط ہوا تو رات کے سوئے ہوئے دس ہزار مسلمانوں کو بلڈوزروں تلے روند ڈالا گیا نہ انہیں کیمپ سے فرار ہونے دیا گیا اور نہ انہیں سنبھلنے کا موقع فراہم کیا گیا اور تمام لوگوں کو اجتماعی قبروں میں دفن کر دیا گیا۔ یہ قصہ یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ یہ کام تا ہنوز جاری ہے ۱۸۶۷ء میں برلن میں جو یورپی کانفرنس ہوئی تھی اس میں جو متفقہ فیصلہ ہوا وہ یہی تھا کہ مسلمان خواہ کہیں بھی ہوں یا ان کی سلطنتیں خواہ کہیں بھی قائم ہوں ان کا شیرازہ بکھیر دیا جائے مسلمانوں کے خلاف نفرتوں پر مبنی پمفلٹ لوگوں میں تقسیم کرنا مسلمانوں میں بظاہر اسلام کے نام پر انجمنیں قائم کرنا اور مسلمانوں میں باہمی نفرتیں پھیلا کر ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا ان کے ضمیر میں شامل ہے۔

۱۹۲۸ء میں ایک یہودی مصنف مارکس ایلی راماج نے دنیا کے عیسائیوں کے نام کھلا خط لکھا جن میں اور باتوں کے علاوہ ایک بات جو قابل ذکر تھی وہ یہ تھی کہ دنیا میں جتنے انقلابات آئے ان کی پشت پر ہم ہوتے ہیں۔ بلاشبہ جنگ اور امن ہمارے دم سے ہے اور آج تک ہم نے دنیا کے اکثر ممالک میں اپنے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

لوئیس لیفی اپنی کتاب "اصل حکمران قوتیں" میں رقم طراز ہے کہ انسانی جسم میں غدودوں کی اہمیت سے کون ناواقف ہے بالکل اسی طرح آج بے شمار معاشروں میں یہودی مال کی منڈیوں' بینکوں' وزارتوں' پریس' تجارتی کمپنیوں' ہسپتالوں اور عدالتوں کو غدود کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر اوسکار لیفی اپنی کتاب "روشن انقلاب کی عالمی اہمیت" میں لکھتا ہے کہ "دنیا کو تباہی سے دوچار کرنے والے یہودی ہیں۔" اور آگے چل کر لکھتا ہے کہ بقول یہودیوں کے ہمارا آخری ہدف پورا نہیں ہوا۔"

عالمی اسرائیلی ایسوسی ایشن کے بانی ایڈولیف کریمو نے ۱۸۶۰ء میں جو ر کی بیان جاری کیا اس میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ۔

"اسرائیل نے کرہ ارض پر جو جال پھینکا ہے۔ وہ دن بدن بڑا ہو رہا ہے .... وہ دن دور نہیں کہ یہودیت کا جھنڈا دور دور تک

لہرائے گا۔"

ان باتوں کے کرنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے ہتھکنڈوں سے بچنا چاہئے اس لئے کہ وہ مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں۔ وہ ہر حیلے بہانے سے مسلمانوں کو زک پہنچانے سے گریز نہیں کریں گے۔

تاریخ اس بات کی شاہد کہ ان کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے آلودہ ہیں۔ یہ قومیں عجیب مزاج رکھتی ہیں جب کہیں کمزور ہوتی ہیں تو لومڑی کی طرح سازشوں کے جال بچھاتی رہتی ہیں جب کبھی سربر آوردہ ہوتی ہیں تو دوسروں کو پچھاڑ کھانے سے گریز نہیں کرتیں۔

یہودیوں اور عیسائیوں کی پوری کوشش ہے کہ مسلمانوں کی نسل کو ختم کر دیا جائے اور ان کی یہ بھی کوشش ہے کہ دنیا پر انسانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کم کر دیا جائے اس قبیح کام کے لئے "عالمی ادارہ صحت" فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ امریکی نیوی کے انٹیلی جنس کے افسر "ولیم کوپر" نے انتہائی خفیہ راز ایک کتابچے کی شکل میں پیش کئے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ امریکی محکمہ دفاع نے ایڈز وائرس پیدا کرنے پر ایک کروڑ ڈالر خرچ کئے ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں عالمی ادارہ صحت نے افریقہ کے سیاہ فام ایک کروڑ سے زائد لوگوں کو چیچک کے ٹیکوں میں ایڈز وائرس ملا کر سسکا سسکا کر انہیں مار ڈالا اس کامیاب تجربے کے بعد اور ادویات میں یہ جراثیم ملا کر دوسرے انسانوں کو شکار کیا جا رہا ہے۔ چند سالوں سے پاکستان میں بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جا رہے ہیں اور ایک ادارے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق ۸ / لاکھ پاکستانی بچے ایڈز اور خون کے سرطان میں مبتلا ہیں ہمیں تو ان خطروں کی کارستانی نظر آتی ہے۔ یہودی ادارے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی عالمی ادارہ صحت خاندانی منصوبہ بندی پر سختی سے عمل درآمد کرا رہا ہے اس مقصد کے لئے بہت سے منصوبے ترتیب دیئے گئے ہیں پاکستان میں اقوام متحدہ کی امداد سے لیڈی ہیلتھ ورکرز منصوبہ اسی کا حصہ ہے ان کی تربیت بھی انہی خطوط پر ہوتی ہے کہ وہ اخلاقی کبیدگی پھیلائیں اور پھر اور خواتین کو اپنے گناہ چھپانے میں امداد دیں۔ پولیو کے قطرے، آیوڈین ملا نمک اولاد سے محروم کر دینے والی دوائیں سب اسی کی کڑیاں ہیں۔

اب تو حالت یہ ہے کہ سرکاری اسپتالوں سے ملنے والی ادویات بھی مشکوک ہیں نہ جانے کس زہر میں ملا کر لوگوں کو استعمال کرائی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ یہودیوں کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں اور ان کی طرف دوستی کا ہاتھ نہ بڑھائیں بلکہ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں یہودیوں کی سازشوں سے ہرگز دوستی نہ رکھیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہو آمین۔

مثال کے طور پر اقوام متحدہ کی زیر نگرانی کام کرنے والے ادارے حقوق انسانی کو دیکھ لیں جو خالصۃً یہودیوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے اور اس تنظیم کو عالمی حیثیت دینے میں بھی یہودیوں نے فعال کردار ادا کیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی یہ ادارہ موثر کردار ادا کرتا۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہ صرف یہودی کاز کے لئے کام کرتا ہے انہیں کے تحفظ کا خیال رکھتا ہے جہاں مسلمانوں کو زک پہنچ رہی ہوتی ہے یہ ادارہ چپ سادھ لیتا ہے۔ بوسنیا جہاں پچاس ہزار لڑکیوں کو درندگی کا نشانہ بنایا گیا۔ چیچنیا جہاں کے مسلمان باسیوں کو سردی کے موسم میں سائبیریا جیسے سرد ملک میں دھکیل دیا گیا۔ کشمیر جہاں قتل، عام ہو رہا ہے اور ان معصوم لوگوں پر تین لاکھ کے قریب فوج کو مسلط کر دیا ہے۔ مسلمانوں کی عزتیں تاراج کر رہے ہیں گھروں کو آگ لگا رہے ہیں عبادت خانوں کو مسمار کر رہے ہیں۔ اس عالمی ادارے کو کچھ نظر نہیں آتا۔

پاکستان میں بھی اس ادارے کا کردار بہت مشکوک رہا ہے۔ پنجاب کا مشہور واقعہ جب ایک عیسائی نے شان رسالت میں گستاخی کی اور ملکی قانون کے مطابق عدالت نے جب اسے سزائے موت سنائی تو اسی ادارے نے گستاخ رسول کو زندان خانے سے باعزت نکال کر امریکہ میں بھیج دیا اور اسے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ حکومت وقت اس ادارے کے سامنے بغلیں جھانکتی رہ گئی۔

صوبہ سرحد میں جب ایک قاتل کو وفاقی شرعی عدالت نے اسلامی قانون کی روشنی میں سزائے موت سنائی تو اسی ادارے وفاقی شرعی عدالت کے حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرا کر اسلام کا مذاق اڑایا اور مسلمانوں کو اس قدر بے بس کر دیا گیا کہ وہ ذرا سی زبان نہ کھول سکے۔

کراچی کا مشہور رفعت آفریدی کیس ہے جس سے بڑے بڑے صاحب عزت لوگوں کی پگڑیاں اچھل گئیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ

پاکستانی رواج کے مطابق گھر سے مفرور لڑکیوں کو اپنے گھر بھیج دیا جاتا۔ مگر اس قبیح اور مذموم حرکت میں حقوق انسانی کی علمبردار لاہور کی مشہور وکیل عاصمہ جہانگیر جو کہ قادیانی ہے۔ اس مفرور لڑکی کو نہ صرف پناہ دی بلکہ کورٹ میرج میں پوری پوری معاونت کی اور اسی ادارے کی مدد سے اسے پاکستان سے باہر بھیجنے کے انتظامات بھی کئے گئے۔ اس کیس کے یکے بعد دیگرے اسی قانونی آڑ میں کئی لڑکیاں گھر سے فرار ہوئیں اور ان میں بیشتر کو اسی ادارے نے معاونت فراہم کی اور خاص طور پر عاصمہ جہانگیر اس کام میں پیش پیش رہیں۔

آیوڈین ملا نمک۔ کیا واقعی ضروری ہے؟ ترغیبی اشتہار پر کروڑوں روپیہ کیوں خرچ کر دیئے جاتے ہیں؟

جہاں تک آیوڈین کا تعلق ہے کہ اس میں شک نہیں کہ آیوڈین کی کمی سے عام جسمانی کمزوری اور گلٹ وغیرہ جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ہم نے جہاں تک پڑھا اور سنا تھا کہ وہ یہ تھا کہ پہاڑی علاقوں میں دستیاب چشموں کے پانی میں نمکیات نہیں ہوتے اس لئے یہ بیماریاں وہاں پیدا ہوتی ہیں مگر اب پوری قوم کو آیوڈین ملا نمک کھانے کی ترغیب دی جارہی ہے اور اس ترغیبی اشتہار پر بھی کروڑوں روپے خرچ کئے جارہے ہیں اور یہ اشتہار محکمہ صحت کی جانب سے ہوتا ہے۔ جہاں تک محکمہ صحت کی کارکردگی کا تعلق ہے کون اس سے واقف نہیں ہے حالت تو یہ ہے کہ سرکاری اسکولوں میں ادویات سرے سے غائب ہیں اور ڈاکٹر صاحبان مریض کو نسخہ ہاتھ میں تھما دیتے ہیں۔

اگر ہم ذرا اس پر غور کریں تو بات سمجھ آتی ہے نمک کا پیکٹ جس میں آیوڈین بھی ملا ہوتا ہے وہ اتنا سستا ہے کہ عام آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ حالانکہ وہ پیکٹ جس قیمت پر عام آدمی کو دستیاب ہوتا ہے اتنی قیمت کا تو اس میں آیوڈین ہوتا ہے۔ واضح بات ہے کہ عالمی ادارہ صحت کی کارستانی ہے کہ وہ اس پردے میں اپنا مقصد پورا کررہا ہے۔ ہمدردی کے اس لبادے میں نامردی اور بانجھ پن پیدا کرنے کی ادویات ملا کر مسلمانوں کو شکار کیا جارہا ہے' تاکہ مسلمانوں کی نسل کشی کی جائے۔ ••

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ

☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیوز حیدری پوسٹ آفس
بالمقابل جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503

کفر جہاد سے کیوں کانپتا ہے؟

جناب محمد طاہر رزاق

جہاد دین اسلام کی روح ہے' ملت اسلامیہ کی نشوونما اور بقا جہاد ہی میں مضمر ہے۔ شہیدوں کا خون ملت اسلامیہ کے چہرے کا غازہ اور شہیدوں کی موت قوم کی حیات ہے۔ مجاہدین فی سبیل اللہ کی شمشیریں ملت کی تقدیریں ہوا کرتی ہیں۔ جہاد ہی وہ جذبہ ہے جس سے سرشار ہو کر ایک مسلمان بڑی سے بڑی طاغوتی طاقت سے ٹکرا جاتا ہے اور اسے پاش پاش کر دیتا ہے۔ جہاد ہی ولولہ ہے جو ایک مسلمان کو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا سکھاتا ہے اور اس میں شہادت کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔ قوم مسلم ایک لمحہ کے لئے بھی جہاد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ جہاد کے بغیر نظام دنیا تلپٹ ہو کر رہ جاتا ہے۔ طاغوتی طاقتیں سر اٹھاتی ہیں' نئے نئے فتنے جنم لیتے ہیں' نظام ہائے باطل زمین پر اپنے پنجے گاڑنے لگتے ہیں' جھوٹے خدا اور جھوٹے نبی پیدا ہونے لگتے ہیں' طاقتور کمزوروں کے گلے کاٹنے لگتے ہیں' امراء غریبوں کا خون چوسنے لگتے ہیں۔ الغرض خدا کی زمین پر ظلم و بربریت کی ایک ایسی ہولناک آگ لگ جاتی ہے کہ انسانیت چیخ اٹھتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبیؐ پر نازل ہونے والی اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں بار بار جہاد کا حکم دیا ہے کیونکہ جہاد ہی واحد قوت ہے جس سے ابلیسی نظاموں اور ابلیسی کارندوں کی بیخ کنی کی جا سکتی ہے اور اس مادر گیتی کو امن و اخوت کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے' چنانچہ ارشادات ربانی ہیں۔ (تراجم)

☆ نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں۔ (سورۃ التوبہ)

☆ اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں' پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ (التوبہ)

☆ اے ایمان والو! میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک عذاب دردناک سے' ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر' اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور اپنی جان سے' یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ بخشے گا وہ تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تم کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں اور ستھرے گھروں میں بسنے کے باغوں کے اندر' یہ ہے بڑی مراد ملنی' اور ایک اور چیز دے' جس کو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح جلدی اور خوشی سنا دے ایمان والوں کو۔ (سورۃ الصف)

☆ اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ تعالیٰ کا۔ (البقرہ)

☆ پھر جب گزر جائیں مہینے پناہ کے تو مارو مشرکوں کو جہاں پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو ہر جگہ ان کی تاک میں پھر اگر وہ توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز اور دیا کریں زکوٰۃ تو چھوڑ دو ان کا رستہ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (التوبہ)

☆ لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ حرام مانتے ہیں اس کو جس کو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے اور نہ قبول کرتے ہیں دین سچا' ان لوگوں میں سے جو کہ اہل کتاب ہیں یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں' اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہو کر۔ (التوبہ)

☆ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا کی راہ میں ان مردوں' عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں لڑتے' جنہیں کمزور پا کر دبا لیا گیا ہے اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ خدایا ہمیں اس بستی سے نکال' جس کے کارفرما ظالم ہیں۔ (سورۃ النساء)

جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو جذبہ جہاد عطا کرتے ہوئے اور اللہ کی راہ میں کٹ مرنے کا عزم بانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"قسم ہے خدا کی کہ میری خواہش یہ ہے کہ میں خدا کے راستے میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔" (مسلم)

جناب تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متلاشیان جنت کو جنت کا راستہ بتاتے ہوئے فرمایا:

"جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔"

(مسلم)

ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے اس حدیث کو سن کر اپنی نیام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اپنے ساتھیوں کو آخری سلام کرتا ہوا دشمن کی طرف بڑھا اور کفار سے یہاں تک لڑا کہ آخر شہید ہو گیا۔

جو شخص گھر کی آسائشوں اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر جہاد کے لئے گھر سے نکلتا ہے سیدالخلق جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے جنت کا مژدہ جانفزا یوں سناتے ہیں:

"جو پاؤں خدا کے راستے میں گرد آلود ہوئے ان کو جہنم کی آگ مس نہیں کر سکتی۔"

(بخاری)

"جو خدا کے راستے میں صرف اتنی دیر لڑا جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے' تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔" (ابو داؤد)

جو شخص راتوں کو جاگ کر اسلامی مملکت کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو کفار کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کھڑا رہتا ہے' امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی محنت کے اجر کا اعلان یوں فرماتے ہیں:

"اللہ کی راہ میں ایک رات کے لئے پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے' جس میں رات کو قیام کیا جائے اور دن کو روزہ رکھا جائے۔" (اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

جب اللہ کے سپاہی لشکر کفار سے برسرپیکار ہوتے ہیں اور دوران جنگ کسی مجاہد کو زخم آتا ہے اور پھر زخم سے خون بہتا ہے۔ اللہ کو اپنے سپاہی کے نشان زخم اور اس سے بہنے والے خون سے جتنی محبت ہوتی ہے' اس محبت کو اللہ کے آخری نبیؐ نے اپنی زبان نبوت سے یوں بیان فرمایا:

"خدا تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت ہی زیادہ پسند ہیں۔ ایک آنسو کا وہ قطرہ جو خدا کے خوف سے نکلے اور دوسرے خون کا وہ قطرہ جو جہاد میں کسی زخم سے ٹپکے۔ ایک وہ نشان جو فرائض ادا کرنے کے باعث جسم کے کسی حصہ پر پڑ جائے اور دوسرے وہ نشان جو اللہ کے راستے میں جہاد کی وجہ سے کسی جگہ واقع ہو جائے۔" (ترمذی)

جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جو شخص سامان حرب تیار کرتا ہے اور اس سامان حرب کی مشق کے دوران جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کا مددگار و معاون بنتا ہے' ان خوش قسمتوں کے اجر و ثواب کے بارے میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں لب کشائی فرماتے ہیں:

"ایک تیر کی وجہ سے تین آدمی جنت میں جائیں گے۔ ایک جس نے ثواب کی نیت سے تیر بنایا۔ دوسرے جس نے تیر اندازی کی مشق کے لئے تیر چلایا۔ تیسرے وہ جس نے اس مشق کرنے والے کو تیر اٹھا کر دیا۔"

جو شخص مجاہدین اسلام کو سامان جنگ سے لیس کرتا ہے' انہیں کھانے پینے کا سامان اور سواری وغیرہ بہم پہنچاتا ہے اور جب اللہ کے سپاہی اللہ کے دین کی عظمت کے لئے اپنے گھروں سے دور اللہ کے دشمنوں سے مصروف جہاد ہوتے ہیں تو وہ ان کے گھروں اور پیچھے رہنے والوں کی خدمت اور دیکھ بھال کرتا ہے۔ اس شخص پر اللہ کے انعامات کی جو بارش ہوتی ہے' اس کا ذکر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی لسان مبارک سے یوں ادا کرتے ہیں:

"جس نے خطرے کے موقعہ پر مجاہدین کی پاسبانی کی' اس کی یہ رات شب قدر سے بہتر ہے۔" (حاکم)

"جس نے کسی مجاہد کو سامان دلا دیا اور روپیہ سے اس کی امداد کی یا اس کی بیوی بچوں کی اس کے پیچھے پوری پوری خدمت کی تو اس شخص کو غازی کے برابر ثواب ملتا ہے اور غازی کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں ہوتی۔" (صحاح)

وہ لوگ جو اللہ کے دین کے دشمنوں سے لڑتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں' عظمت اسلام کی تاریخ اپنے خون سے لکھتے ہیں' ناز و نعم سے پلے ہوئے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروا لیتے ہیں' لاشوں کو گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے روندا جاتا ہے' ان کی عظمت و شان کے بارے میں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے:

☆ "جنت میں جانے کے بعد کسی شخص کا دوبارہ دنیا میں آنے کو جی نہیں چاہتا مگر شہادت کی لذت ایسی ہے کہ شہید کو جنت میں جا کر پھر

یہ خواہش پیدا ہوتی ہے اور شہید اس امر کی درخواست کرتا ہے کہ اس کو دنیا میں بھیجا جائے تاکہ وہ اللہ کے راستے میں مکرر بلکہ دس بار شہید ہو۔"(بخاری و مسلم)

☆ "شہید فی سبیل اللہ کو شہادت کے وقت صرف اتنی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹ لیا۔"(ترمذی)

☆ "شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت کے پھل کھاتی پھرتی ہیں۔" (ترمذی)

☆ "قیامت میں جب اہل محشر حساب کتاب کی مصیبت میں مبتلا ہوں گے 'لوگوں کا ایک جم غفیر تلواریں کاندھوں پر رکھے ہوئے جنت کے دروازے پر پہنچے گا۔ ان لوگوں کے زخموں سے خون بہتا ہوگا۔ اہل محشر کے دریافت کرنے پر بتایا جائے گا کہ یہ لوگ شہید ہیں۔ یہ موت کے بعد زندہ تھے اور ان کو رزق دیا جاتا تھا۔"

اور وہ شخص یا گروہ جو جہاد سے پہلو تہی کرتا رہا' گلشن اسلام کو اجڑتا دیکھ کر خاموش تماشائی بنا رہا' تن پرستی اور دنیا سنوارنے میں مصروف رہا' اس شخص یا گروہ کے بارے میں سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

☆ "جو شخص اس حال میں مرا کہ نہ تو اس نے جہاد کیا اور نہ اپنے آپ کو جہاد کا مشورہ دیا' وہ نفاق (منافقت) کے ایک حصہ پر مرا۔" (صحیح مسلم)

☆ "جو مسلمان اپنی زندگی میں نہ کبھی اللہ کی راہ میں لڑا' نہ کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کیا اور نہ کسی مجاہد کے اہل و عیال میں خیر خواہی کی ساتھ مقیم رہا' اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت سے پہلے ایک عذاب و مصیبت میں مبتلا کریں گے۔" (ابوداؤد)

اللہ اور اس کے رسولؐ کا عطا کردہ یہی وہ جذبہ تھا جسے اپنے سینوں میں لے کر مسلمان نکلے اور چار سو عالم پھیل گئے۔ خدا کی زمین ان کے قدموں تلے سمٹتی چلی گئی۔ انہوں نے روم و فارس کی سلطنتوں کے ٹاٹ لپیٹ دیئے' شاہوں کے تاج اچھال دیئے اور حکمرانوں کے تخت اپنے قدموں تلے روند ڈالے۔ یورپ کے کلیساؤں میں اذانیں دیں' ایران کے آتش کدوں کو آب توحید سے بجھا دیا' ہندوستان کے بت کدوں میں اللہ اکبر کی صدائیں دیں' عرب کے ریگستانوں میں اسلام کے ڈنکے بجائے' افریقہ کے جنگلوں میں دین محمدیؐ کی شمعیں فروزاں کیں' ان کی راتیں مصلوں پر اور ان کے دن گھوڑوں کی پیٹھوں پر بسر ہوتے' وہ میدان کارزار میں موت کو للکارتے اور ان کے دل میں شہادت کی آرزوئیں تڑپتیں' وہ میدان جہاد میں مرنا اعزاز اور گھر میں مرنا ندامت سمجھتے' جس گھر کا کوئی فرد شہید نہ ہوتا' وہ گھر معاشرہ میں شرمساری محسوس کرتا۔

ہاتھ میں تلوار ہو اور دل میں ہو خوف خدا
یثربی تہذیب کتنی دلنشیں اور سادہ ہے

ان کے بچے میدان جہاد میں تلواریں لئے لشکر کفار کے سردار کو ڈھونڈتے۔ ان کے نوجوان کشتیاں جلا کر باطل کو للکارتے۔ ان کے بوڑھے دشمنان اسلام سے ٹکرانے کے لئے جوانوں کے دوش بدوش پہلی صف میں کھڑے ہوتے۔ ان کی عورتیں خیموں کی چوبیں لے کر لشکر کفار پر ٹوٹ پڑتیں اور انہیں گیدڑوں کی طرح بھگا دیتیں۔ مائیں اپنے بیٹوں سے کہتیں' بیٹا! جہاں جنگ کے شعلے زیادہ بھڑک رہے ہوں' وہاں اپنی بہادری کے جوہر دکھانا۔ ایک بیٹا جام شہادت نوش کرتا تو دوسرے کے گلے میں اپنے ہاتھوں سے تلوار حمائل کر کے فخر خوشی میدان جنگ میں بھیجتیں' دوسرا شہید ہوتا تو تیسرے کو روانہ کرتیں' تیسرا بھی اسلام پر نثار ہو جاتا تو چوتھے کو روانہ کرتیں اور جب سب شہید ہو جاتے تو شہداء کی عظیم مائیں آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اللہ سے مخاطب ہو کر کہتیں' اے اللہ! تو گواہ رہنا ہم نے اپنے سارے بیٹے تیرے دین پر قربان کر دیئے۔ بہنیں بھائیوں کے گھوڑوں کی لگامیں پکڑ کر انہیں میدان جنگ میں روانہ کرتیں۔ باپ شہید ہو رہا ہوتا لیکن بیٹوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیتا۔ بیٹا شہید ہوتا تو باپ کے عزم و ہمت میں ذرہ برابر فرق نہ پڑتا وہ فولادی حوصلہ سے باطل سے مصروف پیکار رہتا۔ مجاہدین راہ حق کو نہ بچوں کے یتیم ہونے کا فکر تھا اور نہ بیوی کے سہاگ اجڑنے کا غم' نہ والدین کی محبت ان کے رستے کی دیوار بنتی اور نہ بھائیوں کی الفت ان کی راہ کی زنجیر' نہ دولت اور نہ ہی حب دنیا انہیں ان کے فرض عظیم سے غفلت دلا سکتی تھی۔ انہوں نے اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے اللہ سے اپنی جانوں کا سودا کر لیا تھا۔ وہ دوستی رکھتے تھے تو اسلام کے لئے

اور دشمنی رکھتے تھے تو صرف اسلام کے لئے' ان کا جینا بھی اسلام کے لئے اور مرنا بھی اسلام کے لئے تھا۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی!
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی!

وہ عظیم ہستی جس نے قوم مسلم کو جہاد کا یہ ولولہ عطا کیا' صرف زبانی طور پر جہاد کا درس نہیں دیا بلکہ انہوں نے عملی طور پر باطل کو میدان میں للکارا اور پچھاڑا ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے ہاتھوں سے شمشیر اٹھائی ہے اور زرہ زیب تن فرمائی ہے۔ کٹھن سفر کئے' خندقیں کھودیں' پتھر اور تیر کھائے' دندان مبارک شہید کرائے اور میدان جہاد میں اپنا مقدس خون بہایا۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں دس سالہ قیام کے دوران ۲۶ غزوات میں بطور کمانڈر بنفس نفیس شرکت فرمائی اور ۵۶ سرایا (مہمات) روانہ فرمائیں۔ گویا دس برس کے دوران ۸۲ جنگیں لڑیں گئیں۔ یہ ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مجاہدانہ!

کفر جب اسلام کے ہاتھوں بری طرح پٹ گیا..... کفر کے شہ دماغ اکٹھے ہوئے..... خوب سوچ وبچار ہوئی..... لمبی مشاورت ہوئی..... اور کفر کے سیانوں نے فیصلہ دیا..... کہ اگر تم مسلمان کو زیر کرنا چاہتے ہو..... تو اس سے جذبہ جہاد چھین لو..... اسے شوق شہادت سے محروم کردو..... اس کے دل میں دنیا کی محبت ڈال دو..... اسے موت سے خوفزدہ کردو..... اسے میدان جہاد سے بزم عیش وطرب میں لے جاؤ..... اللہ کے آگے جھکنے کی بجائے اسے سیم وزر کے آگے جھکنا سکھاؤ..... اس کے ہاتھوں سے تیر وتفنگ چھین کر طبلہ وسارنگی تھماؤ..... اس کے لبوں پہ تکبیر کی بجائے فلمی نغمے رکھو..... اس کی بے خوف آنکھوں کو کسی کی زلفوں کا اسیر کرو..... اس کے غیرت مند جسم کو ڈھولک کے سامنے تھرکنا سکھاؤ..... اس کی ماں بہن کو بے حجاب کرکے اس کو بے غیرت بناؤ..... انہیں سینما اور تھیٹروں میں لے جاکر ان کی حمیت ذبح کرو۔

انہیں مذہب کے نام پر بانٹو..... دین کے نام پر ان کے فرقے بناؤ..... انہیں زبان کے نام پہ تقسیم کرو..... علاقائیت کے نام پر ان کے گروہ بناؤ..... قوموں کے نام پر ان کے جتھے بناؤ..... انہیں رسم ورواج کی زنجیروں میں مقید کرو..... ذات پات کے ڈائنامیٹ سے ان کے ٹکڑے کرو..... انہیں آپس میں دست وگریبان کرو..... پھر ان کی سرپھٹول ملاحظہ کرکے اپنے کلیجے کو ٹھنڈا کرو..... کفر نے اسلامی جہاد پر اپنا سب سے کاری وار کیا..... اور جہاد کے خاتمہ کے لئے ایک جھوٹا نبی مرزا قادیانی تخلیق کیا..... اس ظالم نے اپنی نبوت کے ساتھ ساتھ یہ اعلان بھی کیا کہ اب اللہ نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے..... اب جو شخص جہاد کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے..... اس جھوٹے نبی نے جہاد کی تردید میں درجنوں کتابیں لکھیں اور انہیں پوری دنیا میں پھیلایا..... اپنی ایک ارتدادی جماعت بنائی..... اور اپنے ہزاروں مبلغین کو تردید جہاد کی تبلیغ پہ لگادیا۔ اس جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی جماعت آج بھی تردید جہاد کی تبلیغ پر جتی ہوئی ہے..... اور اپنے تمام وسائل اس شیطانی کام پہ صرف کررہی ہے۔

مسلمان! اٹھ..... اک نعرہ تکبیر بلند کر..... ان سازشوں کے جالوں کو توڑ دے..... ان زنجیروں کو پاش پاش کردے..... اپنے تابناک ماضی کی طرف پلٹ..... پھر بدر کے میدان میں اپنی جرأت تلاش کر..... پھر احد کے میدان میں اپنی شجاعت ڈھونڈ..... پھر خندق کے میدان سے اپنی بہادری کو تلاش کر..... پھر خیبر میں اپنا جذبہ ڈھونڈ..... پھر قادسیہ کے میدان میں اپنے شوق شہادت کو تلاش کر..... پھر خالدؓ کی شخصیت کو پڑھ..... پھر حمزہؓ کی زندگی کا مطالعہ کر پھر مصعبؓ بن عمیر کے نقوش پا کو ڈھونڈ..... پھر علیؓ کی تلوار ڈھونڈ..... پھر عمرؓ کی غیرت تلاش کر اور..... پھر نعرہ تکبیر بلند کر..... تیری جہادی صدا سے پورا عالم گونج اٹھے گا۔

ادھر تو نعرہ تکبیر بلند کرے گا..... ادھر کفر کے جسم پر رعشہ طاری ہوگا..... سانسیں رکنے لگیں گی..... پاؤں تلے سے زمین نکلنے لگے گی..... کفر پھر تمہارے پاؤں میں گر جائے گا..... جزیہ دینے لگے گا..... گردن جھکالے گا..... تابعدار غلام بن جائے گا..... یہ سب کچھ ہوگا..... کیونکہ یہ سب جہاد کے ثمرات ہیں!!!

از:۔ مولانا مفتی محمد صابر

فضیلتِ شبِ قدر

ماہِ رمضان جو انتہائی مقدس اور بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک عظمت اور بزرگی والی رات ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ رحمت کے فرشتے اسی رات آسمان سے زمین پر اترتے ہیں۔ اسی رات کو کلام پاک میں ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل قرار دیا گیا ہے۔ ہزار مہینے کی تراسی برس اور چار ماہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ خوش بخت ہیں جن کو اس رات میں عبادت کی توفیق ملے اس رات کو سید اللیالی کہا گیا ہے' پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ارشاد ہے۔ انسانوں کا سردار آدمؑ ہیں عربوں اور انبیاء کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تمام شہروں کا سردار مکہ ہے۔ تمام دنوں کا سردار جمعہ ہے۔ تمام کتابوں کا سردار قرآن پاک ہے۔ قرآن کی تمام سورتوں کی سردار سورۃ البقر ہے۔ تمام پتھروں کا سردار حجر اسود ہے۔ تمام کنوؤں کا سردار زمزم کا کنواں ہے۔ تمام مہینوں کا سردار رمضان المبارک ہے اور تمام راتوں کی سردار لیلۃ القدر ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۶۵)

درمنثور میں حضرت انسؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ شب قدر اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ پہلی امتوں کو نہیں ملی۔

اور جمہور علماء امت کا موقف بھی یہی ہے کہ لیلۃ القدر امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہے' کسی اور امت کو یہ رات عطا نہیں کی گئی۔ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کتنے شفیق ورحیم ہیں کہ ان کو ایک ایسی رات عطا کردی جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ پھر بھی انسان اس سے غافل رہے تو یہ اس کی اپنی بدنصیبی ہے۔

حالانکہ اس رات کے انوار وبرکات نے تمام لمحات رمضان کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس کی کشش نے تمام انسانوں کے اذہان قلوب کو متاثر کرکے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اس ماہ مبارک کے جمیع لمحات ویسے بھی ہر قسم کے انوار وبرکات سے لبریز تھے' خدائی نوازشات اور انعامات کے خزینے تھے مگر اس کا مرکزی نقطہ یعنی نزول قرآن کی رات کا اندازہ لگانا انسانی احاطہ سے ماوراء ہے۔ رب کریم نے اس کی خیر وبرکات اور الطاف وعنایات کی ترجمانی یوں فرمائی کہ:۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر

ترجمہ:۔ "بے شک ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔" اس آیت میں نزول سے اس طرف اشارہ ہے کہ پورا قرآن لوح محفوظ سے اس رات میں اتار آگیا پھر جبرئیل امین اس کو تئیس سال کے عرصہ میں حسب ہدایت تھوڑا تھوڑا لاتے رہے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ ابتدائے نزول قرآن اس رات میں چند آیتوں سے ہو گیا باقی بعد میں نازل ہوتا رہا۔ (ماخوذ از معارف القرآن مفتی شفیعؒ)

(وجہ تسمیہ) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ قدر کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض نے لکھا کہ قدر کی معنی تعظیم کے ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ 'تعظیم والی رات' کیونکہ اس میں قرآن نازل ہوا' یہی وجہ ہے کہ جو شخص اس رات میں شب بیداری کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف ہوتا ہے تو وہ بھی صاحب تعظیم ہو جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ قدر کے معنی تقدیر اور فیصلہ کے ہیں۔ پس اس رات میں بندوں کے رزق اور مخلوقات کی عمروں کے متعلق سال بھر کے احکامات کا فیصلہ کردیا جاتا ہے اور ان امور سے متعلق فرشتوں کے سپرد یہ احکامات کردیئے جاتے ہیں۔ بقول ابن عباسؓ فرشتے چار ہیں۔ اسرافیلؑ' میکائیلؑ' عزرائیلؑ' جبرئیل علیہ السلام (قرطبی)

مزید فرمایا (وما ادراک مالیلۃ القدر) یعنی "اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اللہ آپ کو شب قدر کی عظمت ورفعت نہ بتاتا تو آپ کو کیسے معلوم ہوتی۔ علماء لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں وما ادراک آیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس چیز کی اطلاع دے دی ہے اور جہاں وما یدریک کا استعمال ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نہ اس کی اطلاع دی ہے اور نہ اس کا علم دیا ہے۔ جیسے وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریبا۔ لہٰذا قیامت کا دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منکشف نہیں ہوا۔ اور پھر فرمایا کہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر کہ اس کی حد اور حقیقت کا بیان تو کسی کے احاطہ فہم نہیں آسکتا۔ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت کے ثواب سے بڑھ کر اور بہتر ہے۔ اور یہ ایک ایسی رات ہے تنزل الملئکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر سلام کہ اس میں اترتے ہیں فرشتے اور روح القدس یعنی جبرئیل امین اپنے رب کی اجازت اور حکم سے ہر امر خیر لے کر زمین کی طرف اور اللہ کی عبادت کرنے والے ایمان دار بندوں کی جانب جو رات سراپا سلام ہے کہ اس کا ایک ایک لمحہ سلامتی اور برکت ورحمت کا ہے۔ جس میں فرشتوں کے گروہ پیغام سلامت ورحمت لے کر زمین والوں پر اترتے ہیں۔ ان کے واسطے دعا کرتے ہیں ان کو سلام کرتے ہیں۔ (ھی حتی مطلع الفجر) اور یہ رات طلوع فجر تک رہتی ہے کہ غروب شمس سے لے کر یہ انوار وبرکات اور اللہ رب العزت کی تجلیات طلوع فجر تک مسلسل رہتی ہیں۔ اس میں قلب کو سکون وسرور حاصل ہوتا ہے۔ اہل اللہ اپنے قلب میں ایک چین وٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ خشیت الٰہی کے آثار ان پر اثر انداز ہوتے ہیں اور عجیب وغریب قسم کی طمانیت ولذت وحلاوت اپنی عبادت میں محسوس کرتے ہیں۔ اس آیت کے شان نزول کا واقعہ یہ آیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک مجاہد کا حال ذکر کیا جو ایک ہزار مہینے تک مسلسل مشغول جہاد رہا کبھی ہتھیار نہیں اتارے۔ مسلمانوں کو یہ سن کر تعجب ہوا اس پر سورۃ قدر نازل ہوئی جس میں اس امت کے لئے صرف ایک رات کی عبادت کو اس مجاہد کی عمر بھر کی عبادت یعنی ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دیا ہے اور

ابن جریرؒ نے بروایت مجاہدؒ ایک دوسرا واقعہ یہ ذکر کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد کا یہ حال تھا کہ ساری رات عبادت میں مشغول رہتا اور صبح ہوتے ہی جہاد کے لئے نکل کھڑا ہوتا دن بھر جہاد میں مشغول رہتا۔ ایک ہزار مہینے اس نے اس مسلسل عبادت میں گزار دیئے اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر نازل فرما کر اس امت کی فضیلت سب پر ثابت فرمادی۔ (نکتہ) عربی زبان اور محاورہ میں عدد صرف الف تک تھا اس لئے اوپر کوئی ہندسہ ان کے ذہن وادراک میں نہ تھا۔ اس لئے رب رحیم نے ان کے سامنے ان کا سب سے بڑا ہندسہ استعمال فرمایا اور استعمال کا بھی ایک انداز نرالا اپنایا کہ یہ رات ایک ہزار مہینے کے برابر ہی ہے؟ نہیں بلکہ اس سے بہتر وافضل ہے۔ کتنی بہتر ہے دوگنا 'سہ گنا' چارگنا اس کی کوئی وضاحت نہیں فرمائی۔ یہ مالک ہی کو معلوم ہے جیسا کہ فرمایا تھا۔ جزائے صیام کو مبہم رکھ کر اس کی عظمت کو واضح فرمایا اس طرح یہاں بھی اس رات کی بہتری اور افضلیت کو بندوں کے ذہن وادراک سے مبہم اور مخفی رکھ کر اس کی عظمت ووسعت کو بیان فرمایا۔

اور پھر یہ بھی ہے کہ دنیا میں کسی کے لئے یہ امکان نہیں ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیدار خداوندی کرسکے تو اللہ نے اپنا کلام نازل کردیا۔ وہ اس کلام میں اس کی تجلیات اس کا جلال وجمال ہے۔ تو اس طرح محبین وعشاق کے لئے یہ صورت عطا فرمادی گئی کہ وہ اس کا دیدار اس کے کلام میں کرلیں۔ اس کے کلام میں اس کا جلوہ وجلال سب کچھ نظر آجائے گا اور یہ امر بدیہی ہے کہ کلام کے پردہ میں متکلم کا چہرہ نظر آتا ہے۔

درسخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدہ میل دارد در سخن بیند مرا

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مناجات خداوندی اور کلام ربانی سے شوق دیدار پیدا ہوا تھا مگر جواب ملا کہ "لن ترانی۔" مگر اس امت پر خاص عنایت یہ فرمائی گئی کہ اس نے اپنا کلام نازل کیا۔ اس میں اپنے جلالی وجمالی کے جلوے ودیعت فرمادیئے۔ کوہ طور پر تجلی ظاہر فرمائی گئی تھی تو اس امت کو بھی تجلی خداوندی سے محروم نہ رکھا گیا۔ شب قدر کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلیات وانوار سے نوازدیا پھر وہ کوہ طور والی تجلی تو بظاہر عظمت وہیبت کے رنگ میں ظاہر ہوئی تھی۔ جس کا اثر یہ ہوا تھا۔ جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو جو تجلی عطا کی گئی وہ من کل امر سلام کی شان لے کر لطف وجمال اور سکینت وطمانیت کی شکل میں واقع ہوئی ہے۔ جس کی ٹھنڈک وطمانیت اہل اللہ اپنے قلوب حتیٰ کہ اپنے اجسام میں محسوس کرتے ہیں۔

شب قدر امت محمدیہ کی خصوصیت

حضرات مورخین ومحققین کا اس امر میں اختلاف نقل کیا گیا ہے کہ لیلۃ القدر امم سابقہ میں بھی تھی یا نہیں۔ بعض مورخین نے بروایت مالکؒ یہ نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر پر مطلع کیا گیا کہ آپ کی امت کی عمریں بہ نسبت امم سابقہ کے بہت کم ہوں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار پھر تو میری امت کے لوگ اعمال صالحہ اور عبادات کے اس مقام تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ جو پہلی امتوں کے لوگ اپنی طویل ترین عمر کی باعث حاصل کرچکے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی اور اس کو خیر من الف شهر بنایا۔ روایات میں آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو آیت خیر من الف شهر سے جتنی خوشی ہوئی اتنی خوشی اور کسی چیز سے نہیں ہوتی۔ (ازماخوذ معارف القرآن مولانا ادریس کاندھلویؒ)

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو بطور تحفہ کے لیلۃ القدر عطا فرمائی تم سے پہلے اور امتوں کو یہ رات عطا نہیں کی گئی۔ (کنزالعمال ص ۵۳۶ ج۸)

لیلۃ القدر کے بعض فضائل:۔ اس رات سب سے بڑی فضیلت تو وہی ہے جو اس سورت میں بیان ہوتی ہے اور تحقیق میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شب قدر میں عبادت کے لئے کھڑا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہوگئے اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر میں وہ تمام فرشتے جن کا مقام سدرۃ المنتہیٰ پر ہے۔ جبرئیل امین کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں اور کوئی مومن مرد یا عورت ایسی نہیں ہوتی جس کو وہ سلام نہ کرتے ہوں بجز اس آدمی کے جو شراب یا خنزیر کا گوشت کھاتا ہو اور ایک حدیث میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر کی خیر وبرکت سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم و بدنصیب ہے۔

(لیلۃ القدر کی تعیین) علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری شرح بخاری میں شب قدر کی تعیین کے سلسلہ میں علماء کے چھیالیس اقوال نقل کئے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک شب قدر بالاتفاق رمضان المبارک میں ہوتی ہے۔ پھر چونکہ ارشاد نبویہؐ میں اس کی تلاش وجستجو کی نہایت تاکید فرمائی کہ اس رات کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اطلبوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر (کنزالعمال ص ۵۳۴ ج ۸) یعنی لیلۃ القدر کو (رمضان کے) آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ پھر آخری عشرہ کی کونسی رات شب قدر ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۲) ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتنے صحابہؓ کو خواب میں شب قدر (رمضان کی) آخری سات راتوں دکھلائی گئی چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہٰذا جو شخص شب قدر پانا چاہے تو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

اس حدیث میں رمضان کی آخری سات راتوں کا ذکر ہے اس میں ایک احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سات راتیں مراد ہوں جو بیس کے بعد فوراً یعنی اکیسویں شب سے ستائیسویں شب تک یا سب سے آخری سات راتیں مراد ہوں۔ یعنی تیئیسویں

شب سے لے کر انتیسویں شب تک۔

(۳) جمہور علماء کی رائے ہے کہ ستائیسویں رات میں لیلۃ القدر کا ہونا امید واثق ہے۔ تفسیر کبیر میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے لفظ لیلۃ القدر میں کل نو حروف ہیں اور یہ سورۃ القدر میں تین بار آیا ہے۔ مجموعہ حروف ستائیس بنتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہی ہے نیز اللہ نے سات زمینیں پیدا کی سات آسمان پیدا کئے ہفتہ کے ساتھ دن بنائے ہے۔ انسان کی تخلیق سات درجات میں فرمائی سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے۔ طواف کے سات چکر ہیں۔ شیطانوں کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ اللہ نے سبع مثانی یعنی سورۃ فاتحہ جس کی سات آیات ہیں عطا فرمایا۔ اللہ نے جن عورتوں سے نکاح کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی سات ہیں' جن اشخاص میراث کے حصے قرآن میں بیان ہوئے وہ بھی سات ہیں۔ صفا مروہ کے چکر بھی سات ہیں۔ ستارے بھی سات ہیں۔ اصحاب کہف بھی سات ہیں۔ قرآن پڑھنے کے لیے سات' قرآن کریم میں حٰم سے شروع ہونے والی سورتیں بھی سات حضرت یوسف علیہ السلام جیل خانہ میں سات برس رہے۔ بادشاہ نے خواب میں گائیں دیکھی ہیں وہ بھی سات تھیں۔

قحط کے سات برس اور ارزانی کے بھی سات برس چہرے میں سوراخ بھی سات اور شروع سورت قدر سے لفظ سلام تک کلمات قرآنی کی تعداد ۲۷ ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ اکثر چیزیں سات سات ہیں۔ تو اللہ نے سلام ھی حتیٰ مطلع الفجر۔ فرما کر اپنے بندوں کو آگاہ فرمایا کہ شب قدر بھی آخری عشرہ کی ستائیسویں رات ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو تلاش کرو پس جو اس کو تلاش کرنا چاہے تو وہ اسے ستائیسویں شب میں تلاش کرے۔ (کنز العمال ص ۲۵۳ ج ۲)

ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے۔ (ابوداؤد ص ۱۹۷) قرآن واحادیث سے ۲۷ شب کے لئے دلائل زیادہ قوی ملتے ہیں لیکن پھر بھی کسی رات کو متعین نہیں فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ رب رحیم جانتا ہے کہ میرے بندے ہمہ وقت وہمہ لحظہ میرے حضور سراپا عجز و نیاز بنے رہیں۔ ہر لوقات میری ہی طرف اپنی عبودیت اور فدا کاری لرزتے ہوئے قلب اور بھیگی آنکھوں اور عاجزانہ الفاظ و حروف سے پیش کرتے رہیں۔ مولیٰ کریم کو بندے کی یہ ادا نہایت محبوب ہے۔ اس لئے وہ جانتا ہے کہ میرا بندہ ہر وقت نہیں تو اکثر اوقات اپنی اداؤں کے ساتھ میرے حضور سجدہ ریز رہے اس لئے رات کا تعین نہ فرمایا اگر وہ متعین ہوتی تو پھر اکثر بلکہ تمام کے تمام ایک ہی رات پر اکتفا وانحصار کر کے بیٹھے رہتے۔ جیسے عید کا دن مقرر ہے جمعہ کا دن مقرر ہے۔ اس طرح کم از کم پانچ راتیں تو بندگان رجوع وانابت اپنی آہ وزاری اور عجز و نیاز کا ہدیہ دربار کبریا میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور خواص اتباع رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سارا عشرہ ہی تلاش "لیلہ" پر عمل پیرا رہتے ہیں نیز تہجد کے پیکر بنے رہتے ہیں۔

(شب قدر کے عمل) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص شب قدر میں دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد سات مرتبہ اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہے تو یہ شخص اپنے مصلے سے نہ اٹھنے پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ (درۃ الناصحین)

(۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شب قدر میں نماز عشاء کے بعد سات مرتبہ انا انزلنا کو پڑھے تو اللہ اس کو ہر بلا و مصیبت سے نجات دیتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس)

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے التجا کی کہ اے خدا کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھلا اگر مجھے اس رات کا پتہ چل جائے کہ وہ کونسی رات ہے تو میں اس میں کون سی دعا مانگوں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنى! اے مولا کریم تو نہایت درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کو بھی پسند کرتا ہے لہٰذا مجھ سے بھی درگزر فرما۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

قارئین کرام: آپ نے مندرجہ بالا قرآن واحادیث کی روشنی میں لیلۃ القدر کی اہمیت وعظمت خوب معلوم کرلی۔ اللہ رب العزت امت مسلمہ کو اس عظیم رات میں پر خلوص عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

●●

بقیہ: تردید قادیانیت

القبلة المواظب طول عمره على الطاعات وقال الشامي ايضاً اهل القبلة في اصطلاح المتكلمين من يصدق بضروريات الدين اى الا امور التي علم ثبوتها في الشرع واشتهر ومن انكر شيئاً من الضروريات كحدوث العالم وحشر الجساد وعلم الله سبحانه بالجزئيات وفرضية الصلوٰة والصوم لم يكن من اهل القبلة ولو كان مجاهداً بالطاعات الى قوله ومعنى عدم تكفير اهل القبلة ان لا يكفر بارتكاب المعاصي ولا بانكار الا امور الخسفية غير المشهورة هذا ما حققه المحققون فاحفظه ومثله قال المحقق ابن امير الحاج في شرح التحرير لابن هما والنهى عن تكفير اهل القبلة هو الموافق على ماهو من ضروريات الاسلام هذه جملة قليله من اقوال العلما نقلتها واكتفيت بها لقلة الفراغة وتفصيل هذه المسئلة في رسالة آكفار الملحدين في شئى من ضروريات الدين لشيخنا ومولانا الكشميرى مدظله والله اعلم۔ (فتاوىٰ دارالعلوم ص ۱۱۱ تا ۱۱۳ ج ۲)

آخری قسط

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

چہل احادیث ۔ رمضان و صیّام

(۲۱) روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے:۔ فرمایا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی زکواۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔(ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

(۲۲) سردی میں روزہ: فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔(ترمذی عن عامر) مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزر جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

(۲۳) جنابت روزہ کے منافی نہیں:۔ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت صبح ہو جاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے تھے۔(بخاری و مسلم)

مطلب یہ کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمائی پھر طلوع آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالت جنابت میں گذرا اس لئے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے۔ ہاں اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا۔ ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے۔ یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

(۲۴) روزہ میں مسواک:۔ فرمایا حضرت عامر بن ربیعہؓ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے دیکھا ہے کہ جس کا میں شمار نہیں کر سکتا۔(ترمذی)

مسواک تر ہو یا خشک روزہ میں ہر وقت کر سکتے ہیں البتہ منجن' ٹوتھ پاؤڈر' ٹوتھ پیسٹ' یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

(۲۵) روزہ میں سرمہ:۔ فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں روزہ میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا لگالو!(ترمذی)

(۲۶) اگر روزہ دار کے پاس کھلایا جائے:۔ فرمایا فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ بیہقی (عن ابی ہریرۃ)

آخر عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام:۔

(۲۷) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے۔(مسلم)

(۲۸) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہمد کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے تھے۔(بخاری و مسلم)

(۲۹) شب قدر:۔ فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے۔ اس میں ایک رات ہے (شب قدر جو عبادت کی قدرو قیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس رات سے محروم ہو گیا کل خیر سے محروم ہو گیا اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہو گا جو پورا پورا محروم ہو۔ جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر کی سعادت سے خالی ہے (ابن ماجہ عن انس)

(۳۰) فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔(بخاری شریف عن عائشہؓ)

(۳۱) فرمایا محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام.

نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ابن ماجہ عن ابن عباسؓ) یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے۔ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے۔ اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا۔ ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخشش

(۳۲) فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ رمضان کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے۔ شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کر دیتا ہے اور آخری شب میں عمل پورا ہو جاتا ہے لہذا بخشش ہو جاتی ہے (احمد عن ابی ہریرہؓ)

(۳۳) عید کا دن: فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں جو ہر اس بندہ خدا کے لئے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہا ہو۔ پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا اور فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی جزا کیا ہے جس نے عمل پورا کر دیا ہو۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں۔ قسم ہے میرے عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا لہذا اس کے بعد (عید گاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔

رمضان کے بعد دو اہم کام

(۳۴) صدقہ فطر:۔ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے (ابو داؤد)

(۳۵) شوال کے چھ روزے:۔ فرمایا فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینہ میں رکھے تو پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے تو گویا اس نے ساری عمر کے روزے رکھے۔ (مسلم عن ابی ایوبؓ)

چند مسنون دعائیں

(۳۶) فرمایا معاذ بن زہرہؓ نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت۔ (ابو داؤد)

ترجمہ:۔ اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر کھولا۔

(۳۷) فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔ ذھب الظما و ابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی۔ (ایضا عن ابن عمرؓ) ترجمہ:۔ (پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا)

(۳۸) افطار کی ایک اور دعا:۔ اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شی ان تغفرلی ذنوبی۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں آپ کی اس رحمت کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرما دیں۔ یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے منقول ہے۔ (ابن ماجہ)

جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے۔

افطر عندکم الصائمون و اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکۃ۔

ترجمہ:۔ روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔ (ایک جگہ افطار کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی) (ابن ماجہ)

شب قدر کی دعا

(۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کونسی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟ فرمایا (دعا میں) یوں کہو۔

باقی صفحہ ۸ پر

قسط نمبر ۵

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مفتی اعظم اور تردید قادیانیت

البیان الرفیع :

اس کا تذکرہ حضرت مفتی صاحبؒ کے مضمون میں بھی جو حیات انور سے نقل کیا جا چکا ہے' آیا ہے بہاولپور کے مشہور تاریخی مقدمہ میں وکیل مدعیہ کی طرف سے جو بیان حضرت مفتی صاحب نے دیا تھا اسے "البیان الرفیع" کے نام سے "بیانات علماء ربانی" میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں آپ نے قادیانیوں کے دعاوی' ان کی حیثیت اور ان کے بارے میں شرعی حکم کی وضاحت فرمائی ہے۔

یہ آٹھ رسائل راقم الحروف کے مطالعہ سے گزرے ہیں ان کے علاوہ حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی مفید ترین تفسیر "معارف القرآن" میں اور عربی تفسیر "احکام القرآن" میں قادیانیت سے متعلقہ مباحث پر جو گرانقدر علمی ذخیرہ سپرد قلم فرمایا ہے اگر اسے یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم اور جامع کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔

قادیانیت کے بارے میں فتاویٰ :

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سعادت تھی کہ انہوں نے اکابر مشائخ کی نگرانی میں فتویٰ نویسی میں کمال حاصل کیا اور پھر ایک وقت آیا کہ ایشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں انہیں صدارت افتاء کی مسند تفویض ہوئی۔ جس کی بدولت انہیں "مفتی اعظم" کا خطاب بجا طور پر حاصل ہوا۔ اس دوران آپ نے قادیانیت کے بارہ میں بھی بہت سے فتوئی جاری فرمائے' جن میں سے بعض میں قادیانیوں کو شرعی حیثیت کو واضح فرمایا گیا اور بعض میں ان کے شبہات کا قلع قمع کیا گیا۔ یہاں چند فتووں کو نقل کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا :

پہلا فتویٰ: سوال : لا تکفر اهل قبلتک حدیث ہے یا نہیں اور اس کا کیا مطلب ہے ؟

الجواب : حدیث لا تکفر اہل قبلتک کے متعلق جواباً عرض ہے کہ ان لفظوں کے ساتھ یہ جملہ کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گزرا' لیکن اس مضمون کے جملے بعض احادیث میں وارد ہیں مگر قادیانی مبلغ جو ان الفاظ کو ناتمام نقل کر کے اپنے کفر کو چھپانا چاہتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں جیسے قرآن سے کوئی شخص لا تقربوا الصلوة نقل کرے کیونکہ جن احادیث میں اس قسم کے لفظ واقع ہیں ان کے ساتھ ایک قید بھی مذکور ہے یعنی بذنب او بعمل وغیرہ جس کی غرض یہ ہے کہ کسی گناہ و معصیت کی وجہ سے کسی اہل قبلہ کو یعنی مسلم مسلمان کو کافر مت کہو چنانچہ بعض روایت میں اس کے بعد ہی یہ لفظ بھی مذکور ہے الا ان تروا کفراً بواحاً یعنی جب تک کفر صریح نہ دیکھو کافر مت کہو خواہ گناہ کتنا بھی سخت کرے۔

یہ روایت ابوداؤد کتاب الجہاد میں حضرت انسؓ سے اس طرح مروی ہے الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا تکفر بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل نیز بخاری نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے من شهد ان لا اله الا الله واستقبل قبلتنا وصلى صلاتنا واكل ذبيحتنا فهو المسلم الخ

قبلہ سے مراد باجماع امت وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کو مانتے ہیں نہ کہ یہ قبلہ کی طرف نماز پڑھ لیں چاہے ضروریات اسلامیہ کا انکار کرتے رہیں' کما فی شرح المقاصد المجلد الثاني من صفحه ٢٦٨ الى صفحه ٢٧٠ قال المبحث السابع في حكم مخالف الحق من اهل القبلة ليس بكافر مالم يخالف ماهو من ضروريات الدين الى قوله والا فلا نزاع في كفر اهل القبلة المواظب طول العمر على الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفى الحشر ونفى العلم بالجزئيات وكذا بصدور شئ من موجبات الكفر الخ

وفي شرح الفقه الاكبر وان غلا فيه حتى وجب اكفاره لا يعتبر خلافه ووفاقه ايضاً الى قوله وان صلى الى القبلة واعتقد نفسه مسلماً لا الا مة ليست عبارة عن المصلين الى القبلة بل عن المؤمنين ۔" (ونحوه في الكشف البزدوى صفحه ٢٣٨ ج ٣)

وفي الشافي ص ٣٧٧ ج ١ باب الاسامة لاخلاف في كفر المخالف في ضروريات الاسلام.... وان كان من اهل

باقی صـ ۲۳ پر

فتنہ قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے

’’فتنہ قادیانیت‘‘ اور ’’فتنہ گوہر شاہی‘‘ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سائٹ ایریا کوٹری ضلع دادو (سندھ) میں مرکز قائم کرنے کے لئے ’’جامع مسجد ختم نبوت‘‘ اور مدرسہ ’’تعلیم القرآن ختم نبوت‘‘ کے لئے آٹھ ہزار مربع فٹ جگہ حاصل کرلی ہے۔ جس کے پہلے مرحلے میں جامع مسجد و مدرسہ کا سنگ بنیاد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یکم محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کو اپنے دست مبارک سے رکھا۔ الحمدللہ! مدرسہ ’’تعلیم القرآن ختم نبوت‘‘ میں درس و تدریس کا آغاز کردیا گیا ہے۔

’’جامع مسجد ختم نبوت و مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت‘‘ کی تعمیر و دیگر اخراجات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دامے ‘درمے‘ سخنے تعاون فرماکر بروز محشر شفاعت رسول آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیجئے۔

الداعی الخیر:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم۔اے جناح روڈ کراچی فون نمبر 7780337 - 7780340

☆ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ‘ملتان فون:۔ 514122

☆ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آلوبھان روڈ لطیف آباد نمبر ۲ حیدرآباد فون:۔ 869948

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدّباب کیلئے کوششیں

اندرونِ ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردقادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دار المبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

ردقادیانیت، نزولِ مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464 UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - 7734 NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199